یا اللہ (جلّ جلالک)

۷۸۶ مدینہ

"فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو" (الآیہ)

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلّم)

عُلماء دیوبند کا دوغلہ کردار

بالخصوص

میثم قادری

سپاہِ صحابہ

کی

نقاب کُشائی

عُبید

(جسمیں ناقابلِ تردید حقائق و دلائل سے عُلماء دیوبند کے فرقہ جدیدہ "سپاہِ صحابہ" کے مُنافقانہ کردار، گستاخانہ عقائد اور اہلسنّت کے ساتھ عداوت کی نقاب کشائی کی گئی ہے)

از قلم: پاسبانِ مسلکِ رضا علامہ مولانا الحاج ابوداؤد **محمد صادق** صاحب امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان

مُجاہدِ اہلسنّت علامہ مولانا **محمد حسن علی بریلوی** رضوی (میلسی)

ناشر: مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

ہدیہ [redacted] روپے

"دارالعلوم" دیوبند کے نام

کیا گردشِ دوراں کا فسوں دیکھ رہا ہوں
دیوبند تیرا حالِ زبوں دیکھ رہا ہوں

اللہ رے یہ مسندِ افتاء کی اہانت!
اپنوں کا بھی ہوتا ہوا خوں دیکھ رہا ہوں

آوارگیٔ فکر و نظر اہلِ حرم کی!
ناپختہ مگر جوشِ جنوں دیکھ رہا ہوں

جو داعیٔ اسلام تھے وہ "دیش بھگت" ہیں
نیرنگیٔ دوراں کا فسوں دیکھ رہا ہوں

اسلاف کے دل بھی تیرے فتووں سے ہیں مجروح
تکفیر کا یہ شوق فزوں دیکھ رہا ہوں

غیروں سے ہے الفت تجھے اپنوں سے ہے الجھاؤ
بدلا ہوا انداز جنوں دیکھ رہا ہوں

یہ منصبِ افتاء ارے فتووں کی یہ اندھیر
فنکاریٔ شیطاں کا فسوں دیکھ رہا ہوں

حق گوئی و بیباکیٔ اسلاف کی سوگند
تجھ کو پئے اغراض نگوں دیکھ رہا ہوں

(ماہنامہ تجلّی دیوبند مئی ۱۹۵۷ء)

دغا کی دال ہے یاجوج کی ہے یٰ اس میں وطن فروشی کا واؤ بدی کی بے اس میں
جو اس کے نون میں نارِ جحیم غلطاں ہے تو اس کی دال سے دہقانیت نمایاں ہے
ملے یہ حرف تو بیچارہ دیوبند بنا بُرے خمیر سے یہ شہر ناپسند بنا

(از "تجلی" دیوبند فروری ۱۹۵۸ء)

لاہور آرٹ پریس ۱۵۔ نیو انارکلی لاہور

72/MC1-

یا اللہ جل جلالہٗ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

(نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُولِہِ الکَرِیمِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ اَجمَعِین)

بعض علماء ۔ "اہلحدیث و دیوبند" وقتاً فوقتاً تقریر و تحریر میں بریلوی اہلسنّت کا اہلِ تشیع سے مسلکی ناطہ جوڑنے اور غلط فہمی پھیلانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ "الزام" آئینہ میں اپنا منہ دیکھنے کے مترادف ہے۔ اور درحقیقت خود ان معترضین کا اہلِ تشیع سے کافی حد تک اندرونی و مسلکی اتحاد ہے۔ تفصیل کے لئے بعض دلائل و حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

● "شیعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو (معاذ اللہ) کافر و ملعون و مردود کہتے ہیں۔ جبکہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی صحابہ کرام کو کافر و ملعون و مردود کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔" (فتاویٰ رشیدیہ صـ ۴۳۰ ۔ از مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

اگر اہلِ تشیع سے اندرونی اتحاد نہیں۔ تو ان کی اتنی رعایت کیوں؟ اور گستاخِ صحابہ کی سنّیت پر اصرار کیوں؟ کیا دیوبندیوں کی یہی سنّیت ہے؟

● مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی کے پاس ایک سوال آیا۔ سوال و جواب دونوں ملاحظہ ہوں۔

"**سوال** - کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنّی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہوگیا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ سنّی و شیعہ کا تفرق مذہب کے باعث نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے۔ عند الشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ نکاح منعقد ہوگیا۔ لہٰذا سب اولاد ثابت النسب ہے۔ اور صحبت حلال۔" (امداد الفتاویٰ جلد ۲ صـ ۲۴)

● "شیعہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے" (امداد الفتاویٰ ج ۲ صـ ۱۳۸)

● شیعہ ماتم کرتے ہیں۔ اور جب دیوبندیوں کے قطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی مر گئے۔ تو دیوبند بھی ماتم کدہ بن گیا۔ دیوبندیوں نے ماتم کیا۔ اور مولوی محمود الحسن دیوبندی نے مستقل کتاب "مرثیہ" لکھی جس میں لکھتے ہیں۔

ع جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نوحہ و ماتم (مرثیہ صـ ۳)

نماز جنازہ :۔ "مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے شیعہ سے کہا کہ "آپ لوگ شیعہ ہیں۔ اور میں سنّی ہوں۔ اصولِ نماز الگ الگ ہیں۔ آپ کے جنازے کی نماز مجھ سے پڑھوانی جائز کب ہوگی؟ شیعوں نے عرض کیا۔ کہ حضرت۔ بزرگ ہر قوم کا بزرگ ہی ہوتا ہے۔ آپ تو نماز (جنازہ) پڑھا ہی دیں۔ حضرت (قاسم نانوتوی) نے ان کے اصرار پر منظور فرمالیا۔ اور جنازہ پر پہنچ گئے ... نماز کے لئے کہا گیا تو آگے بڑھے اور نماز شروع کردی" (حاشیہ سوانح قاسمی ج ۲ صـ ۱۷)

● "مشہور شیعہ عالم اور وکیل مولانا مظہر علی اظہر انتقال فرما گئے... نماز جنازہ دیال سنگھ کالج گراؤنڈ میں ۳ر نومبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار ادا کی گئی۔ نماز جنازہ صبح دس بجے حضرت عبید اللہ انور (جانشین دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب لاہور) نے پڑھائی۔ شیعہ حضرات نے اپنی نماز کا الگ لیکن اسی جگہ انتظام کیا۔" (خدام الدین لاہور ۸ر نومبر ۷۴ء صـ ۳)

● "شیعہ لیڈر شمسی کی نماز جنازہ میں عبد القادر آزاد۔ مولوی تاج محمود اور ضیاء القاسمی دیوبندی نے شرکت کی۔" (نوائے وقت لاہور ۲۱-۶-۷۶ء)

تعزیہ کی اجازت :۔ مولوی اشرفعلی تھانوی نے کانپور کے ایک شخص سے دریافت کیا۔ سنا ہے۔ کہ "تم شدھی ہونے کو تیار ہو اگر تم کو اسلام میں کچھ شک ہو ہم سے تحقیق کرلو۔ اس نے کہا میرے یہاں منت ہے (تعزیہ بنتا ہے) پھر ہم ہندو کاہے کو ہونے لگے۔ میں نے اسکو تعزیہ کی اجازت دے دی۔" (الافاضات الیومیہ صـ ۱۳۸، حصہ چہارم)

عہ مظفر علی شمسی (بار ششم)

● اجمیر میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب (دیوبندی) نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دے دیا تھا" قصہ یہ تھا۔ مولانا ایک زمانہ میں اجمیر تشریف رکھتے تھے۔ عشرہ محرم کا زمانہ آگیا۔ اور غالباً ایک درخت کے نیچے سے تعزیہ گزرنے پر شیعی صاحبان اور ہندوؤں میں جھگڑا ہو گیا... حضرت مولانا نے سنکر فرمایا... یہ بدعت اور کفر کی لڑائی نہیں۔ بلکہ اسلام اور کفر کی لڑائی ہے۔ یہ شیعی صاحبان کی شکست نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے۔ لہذا اہل تعزیہ کی نصرت (امداد) کرنی چاہیئے" (الافاضات الیومیہ تھانوی حصہ چہارم ص۴۰۹)

جواب دو :۔ مسلکِ اعلحضرت پر شیعہ نوازی کا الزام کرنے والے دیوبندی جواب دیں۔ کہ ● صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہنے والے کو سنت جماعت سے خارج نہ سمجھیں تو آپ اور آپ کے اکابر ● شیعوں سے سُنّی لڑکیوں کے نکاح کریں تو آپ اور آپ کے اکابر ● شیعوں کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال بتائیں تو آپ اور آپ کے اکابر ● تعزیہ کی اجازت دیں تو آپ ہندوؤں اور شیعوں کے جھگڑے کو کفر و اسلام کا جھگڑا قرار دیں اور اہل تعزیہ کی نصرت کریں تو آپ ● ماتم کریں اور مرثیے لکھیں تو آپ ● "شیعہ رہنماؤں" کی نماز جنازہ پڑھیں تو آپ اور آپ کے اکابر اور یہ سب پاپڑ بیلنے کے بعد اور دیوبندی شیعہ بھائی بھائی کا عملی مظاہرہ کرنے کے باوجود بریلوی اہلسنت پر ناحق طعنہ زنی کرنا سراسر کذب بیانی و بددیانتی کا ارتکاب نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم نے علماء دیوبند کی شیعہ نوازی کے جو شواہد پیش کئے ہیں۔ اسکا کیا جواب ہے؟ ظالمو حساب دو۔ حوالوں کا جواب دو۔

سپاہ صحابہ :۔ دیوبندی تنظیم "سپاہ صحابہ" پر بالخصوص لازم ہے۔ کہ اگر وہ سپاہ صحابہ ہونے میں سچے اور مخلص ہیں۔ تو اپنے گھر بھی خبر لیں۔ اور شیعہ سے تعلق و بھائی چارہ کے متعلق اُن کے اکابر کے جو فتاویٰ و حوالہ جات ہم نے پیش کئے ہیں ان کا جواب دیں۔ ورنہ صاف ظاہر ہے۔ کہ شیعوں سے ان کی محاذ آرائی صدق واخلاص پر مبنی نہیں۔ بلکہ سیاسی مفاد و الیکشن لڑنے کے لئے یہ سارا شور و شر ہے۔ ورنہ وجہ فرق کیا ہے۔ کہ شیعوں کے ساتھ اتنی گرمجوشی اور اپنے اکابر دیوبند کے متعلق اس قدر سرد مہری اور لبوں پر مہر سکوت کیوں؟

یہی کچھ نہیں :۔ دیوبندی قطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے۔ کہ "شیعہ مسجد لوجہ اللہ تعالیٰ بنادے تو وہ مسجد ہے (نماز پڑھنے کا) ثواب مسجد کا اس میں ہوگا" (فتاویٰ رشیدیہ ص۲۰۷) جب بقول گنگوہی شیعہ کا لوجہ اللہ (رضاء الٰہی) کے لئے عمل معتبر اور اہل اسلام کی مساجد کی طرح شیعہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی اسی طرح۔ تو اب جھگڑا و تفرقہ کس لئے۔ محاذ آرائی کا نہیں۔ یہ تو یکجائی کا مقام ہے۔ سوچو اور خلق خدا کو دھوکہ نہ دو۔

سپاہ صحابہ :۔ کے بالکل برعکس گنگوہی صاحب کا صریح فتویٰ ہے۔ کہ "جو لوگ شیعہ کو فاسق کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہیئے۔ اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔" (فتاویٰ رشیدیہ ص۵۵)

مفتیانِ دیوبند :۔ ہی اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ "کافر کافر شیعہ کافر" کہنے والے سپاہ صحابہ کے علماء دیوبند جھوٹے ہیں یا دیوبندی امام گنگوہی صاحب جھوٹے ہیں۔ جن کا صریح فتویٰ ہے۔ کہ بندہ شیعہ کی تکفیر نہیں کرتا۔ **کافر تو کافر**۔ "فتاویٰ رشیدیہ" کی روشنی میں تو شیعہ ضال اور گمراہ بھی نہیں بلکہ محض فاسق و گنہگار ہیں۔ جیساکہ عدم تکفیر کے فتویٰ مذکور میں انہیں فاسق کہنے والوں کی ہمنوائی کی ہے۔ اور ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ اور ● عدم تکفیر کی صراحت کی طرح دوسری جگہ بھی صراحت سے لکھا ہے۔ کہ جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے"۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۰۵) **تعزیہ داروں :۔** اور مرثیہ خوانوں کے متعلق فتویٰ دیا ہے۔ کہ "یہ لوگ فاسق ہیں اور ان کی نماز جنازہ واجب ہے۔

ضرور پڑھنی چاہیئے۔" (فتاویٰ رشیدیہ صہ ۵۴۰) تحقیق مذکور سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔ کہ ● اکابر دیوبند کے پیشوا مولوی گنگوہی صاحب کے نزدیک شیعہ روافض چونکہ نہ کافر ہیں نہ گمراہ۔ بلکہ صرف فاسق و گنہگار ہیں ● مزید براں معاذاللہ صحابہ کرام کو کافر قرار دینے والا بھی چونکہ سنّت جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔ اور سنّی کا سنّی رہتا ہے ● لہٰذا شیعہ روافض اور (خاک بدہن گستاخ) صحابہ کی بے ادبی و طعنہ زنی کرنے اور انہیں کافر و ملعون و مردود کہنے والے بھی چونکہ مسلمان اور سنّی ہیں۔ اسلئے زندگی و موت میں ان کے سب معاملات بھی سنّیوں مسلمانوں کی طرح سرانجام دیئے جائیں گے۔ جیسا کہ "فتاویٰ رشیدیہ" وغیرہ سے سب کچھ تفصیل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔

ایک اہم نکتہ:۔ یہاں یہ نکتہ بھی قابلِ یادداشت ہے۔ کہ گنگوہی صاحب کے بقول معاذاللہ "صحابہ کو کافر و ملعون و مردود کہنے والا تو مسلمان اور سنّی رہتا ہے"۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صہ ۴۳۴) ملخصاً ● مگر دوسری طرف صاحب "تقویۃ الایمان" مولوی اسماعیل دہلوی کو جو کافر کہے۔ اور تقویۃ الایمان کو کفر قرار دے۔ وہ خود کافر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر شیطان ملعون ہے"۔ ملخصاً (فتاویٰ رشیدیہ صہ ۳۵۲۔ صہ ۳۵۶) یہ ہے

دیوبندی گورکھ دھندا:۔ اور "دیوبندی سپاہ صحابہ" کے ڈھول کا پول۔ کہ جو صحابہ کرام کی تکفیر کرے۔ وہ تو کافر نہیں۔ بلکہ سنّی مسلمان ہے اور جو ان کے ایک مولوی اسماعیل دہلوی کو کافر اور اس کی گستاخانہ کتاب "تقویۃ الایمان" کو کفر کہے۔ وہ ان کے نزدیک نہ صرف کافر بلکہ شیطان ملعون ہے۔

سپاہ صحابہ:۔ کاش اگر دھوکہ منڈی نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ ان کا نعرہ تو ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر مگر ان کے اکابر کی شیعہ نوازی اور ان سے بھائی چارہ کا یہ حال ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والے کی تو تکفیر نہیں کرتے۔ مگر اسماعیل دہلوی کی تکفیر پر فوراً کافر کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ جو اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ کہ اکابر دیوبند کے نزدیک صحابہ کرام کا اتنا بھی مقام نہیں۔ جتنا کہ ان کے مولوی اسماعیل دہلوی کا مقام ہے۔ کیا اسی دیوبندی فتاویٰ کے سرمایہ پر سپاہ صحابہ ناموسِ صحابہ کے تحفظ کا دعویٰ کر کے دھوکہ دیتے اور اپنی منافقت و دورنگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ۔

؎ اتنی نہ بڑھا پاکیٔ دامان کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

یہ بھی:۔ انجمن سپاہ صحابہ کی صریح منافقت ہے کہ یہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے سرکاری و عوامی طور پر ایام منانے اور ان کے یوم وصال پر جلوس نکالنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے "فتاویٰ رشیدیہ" وغیرہ کی رو سے اسطرح بزرگانِ دین کا یوم اور یادگار منانا سراسر بدعت و حرام ہے۔ لہٰذا سپاہ صحابہ والو۔ یا تو اس منافقانہ دورنگی روش سے توبہ کرو۔ اور یا اپنے شیعہ نواز اکابر دیوبند کی تکفیر و ان کے فتوؤں سے اظہار بیزاری ولاتعلقی کرو۔ اور شیعہ کی پیروی میں اُن سے بڑھ کر تقیہ بازی سے باز آؤ۔

شیعہ دیوبندی بھائی بھائی:۔ حضرت حسین احمد مدنی نے اصلاح بین المسلمین و دفع شر کے واسطے امروہہ میں شیعہ سنّی کے درمیان مناظرہ بند کرانے کیلئے مجمع عام سے خطاب فرمایا۔ کہ۔۔۔ کیا تمہارا ایمان تمہارا اسلام اور تمہاری غیرت ان مناظروں کی اجازت دیتی ہے۔۔۔ حضرت مدنی کی مؤثر اور پرجوش تقریر سے جانبین کے آنسو پھوٹ پڑے۔۔۔ مجادلے اور مقاتلے کی فضا صلح و آشتی سے بدل گئی۔ ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر شیعہ سنّی بھائی بھائی بن گئے"۔ (سوانح عمری "المدنی" صہ ۲۰۶)

دیوبندی:۔ شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی کے اس تاریخی حوالہ کے بعد اب تو شیعہ سنّی بھائی بھائی یعنی دیوبندی شیعہ بھائی بھائی ہونے میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں لہٰذا اس بھائی چارہ کے بعد دیوبندی شیعہ کی محاذ آرائی بھی غلط ہے اور علماءِ دیوبند کا بریلوی اہلسنت پر شیعہ نوازی کا بھی الزام غلط ہے۔

(مضمون مولانا حسن علی ختم شد)

؎ دین کے ایمان و حرمت کے نگہبان زندہ باد
زندہ باد اے مُفتیٔ احمد رضا خاں زندہ باد

پھر پھر کے تیری راہ پہ آجائیں گے گمراہ
محبوب خلائق پھر ترا در ہو کے رہے گا،

زندہ باد اے مُفتیٔ احمد رضا خاں زندہ باد

سپاہِ صحابہ کا اعلان ـــ "مولانا حق نواز جھنگوی کا مشن اعلیحضرت کا مِشن ہے"

سپاہِ صحابہ بریلوی ہے یا دیوبندی ؟

بزرگانِ دین کے دِن منانا اور جُلوس نکالنا "بریلویت" ہے یا دیوبندیت"

مولوی ضیاء الرحمٰن فرق کریں اور مولوی سرفراز گکھڑوی فیصلہ کریں ۔

سُنّی وہابی ـــ دیوبندی بریلوی کے درمیان اختلافی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ تاریخ و دِن کا مقرر کرنا اور سالانہ مقررہ ماہ و تاریخ میں کسی بزرگ کی یاد منانا اور عُرس و گیارہویں کا ختم دلانا بھی ہے۔ سُنّی بریلوی حضرات ان معمولات کو جائز و باعثِ برکات جانتے ہیں۔ جبکہ دیوبندی وہابی اس تقرر و تعین اہتمام و تداعی کو بدعت و گمراہی قرار دیتے ہیں اور صرف اس موضوع پر فریقین کا کافی لٹریچر موجود ہے۔ مثلاً "براہینِ قاطعہ علیٰ کراہۃ المروج من المولود والفاتحہ" یہانتک کہ سب سے بڑھ کر یومِ میلاد النبی (صلے اللہ علیہ وسلّم) منانا اور اس خوشی میں محفلِ میلاد کرنا اور جلوس نکالنا بھی دیوبندی وہابی مکتبِ فکر میں سخت بدعت و شدید گمراہی ہے مگر

برعکس اس کے علماء دیوبند کی تنظیم "سپاہِ صحابہ" نے عملی طور پر اکابر دیوبند کے کتابی مذہب و "فتاویٰ رشیدیہ" وغیرہ کو جھوٹ اور باطل قرار دے کر سُنّی بریلوی مسلک کے تحت ● یکم محرم کو یومِ فارُوقِ اعظم اور ۲۲ جمادی الاخریٰ کو سالانہ یومِ صِدّیقِ اکبر منانے اور یوم وصال پر زور شور سے جلوس نکالنے کا علی الاعلان اہتمام کیا ہے ● جس پر سپاہ صحابہ کے اشتہارات، روزنامہ اخبارات اور سپاہ صحابہ کا ترجمان ماہنامہ "خلافت راشدہ" فیصل آباد اور ان کے قارئین بہت بڑے گواہ ہیں۔ صرف یہی نہیں۔ سپاہ صحابہ کے ترجمان ماہنامہ "خلافت راشدہ" فیصل آباد ماہِ محرم کے شمارہ میں ٹائیٹل کے اندر کے صفحہ پہ ایک اشتہار ہے۔

"اہلسنّت ہوشیار باش"، اور اس کے دائیں بائیں سُنّی بریلوی شعار کے تحت باقاعدہ "یا اللہ ـ یا رسول اللہ" لکھا ہے اور سُنیئے۔ رسالہ خلافت راشدہ ماہِ ربیع الاوّل و ربیع الآخر ۱۴۱۲ھ کی اشاعت میں ص۱۱ پر نمایاں الفاظ میں لکھا ہے کہ

"مولانا حق نواز جھنگوی کا مِشن دراصل اعلیحضرت احمد رضا خاںؒ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مِشن ہے۔"

فرقہ واریت :ـ سے بالاتر ہو کر تمام اہلِ علم و انصاف غور فرمائیں کہ ● سالانہ مقررہ تواریخ کا اہتمام اور جلسہ و جلوس کا انتظام اور ● اشتہارات پر "یا اللہ ـ یا رسول اللہ" لکھنا۔ بریلویت ہے یا دیوبندیت ● اور پھر اس سے بھی بڑھ کر سُنّی بریلویوں کے امام برحق کو دیوبندی ترجمان کا نمایاں الفاظ میں "اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ" لکھنا اور ماننا ● اور اعلیحضرت کے مشن و مسلک کو دیوبندی مولوی حق نواز جھنگوی کا مشن قرار دینا یہ سب کچھ۔ اعلیحضرت فاضل بریلوی اور سُنّی بریلوی کے مسلک کی حقانیت و صداقت پر اعتماد اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک و فتاویٰ پر عدم اعتماد نہیں تو اور کیا ہے؟ ● یہ سُنّی بریلوی مسلک کی فتح و فوقیت و کامیابی اور دیوبندی وہابی مذہب کی شکست و پسپائی اور نامرادی نہیں تو اور کیا ہے؟

تاجدارِ بریلی کی فتح اور اہلِ نجد و دیوبند کی پسپائی

رجب المرجب ۱۴۱۲ھ کے "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ کے شمارہ میں ہم نے جو اعلان کیا تھا۔ کہ "بھاگ گئے بھاگ گئے اہلحدیث بھاگ گئے"۔ اب تک یہ "اہلحدیث" بھگوڑے واپس نہیں مڑے اور انہوں نے راہ فرار ہی میں اپنی عافیت سمجھی ہے۔ اسی طرح شمارہ مذکورہ میں ہم نے دیوبندی مکتب فکر کے نامور عالم مولوی سرفراز گکھڑوی اور سپاہ صحابہ کے سربراہ مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی کو بھی چیلنج کیا تھا۔ کہ وہ فیصلہ کریں۔ کہ

"سپاہ صحابہ بریلوی ہے یا دیوبندی؟"

مگر جواب ندارد۔ الحمدللہ یہ ہے۔ "رضائے مصطفےٰ" کی حقانیت و صداقت کا مظاہرہ اور تاجدار بریلی کے مسلک کی اہل نجد و دیوبند پر فتح۔ کہ وہ لوگ اپنے آبائی و کتابی مذہب کو باطل و شکست خوردہ اور ناقابل عمل سمجھکر نجدی وہابی مذہب سے پسپائی اور مسلک اعلیٰحضرت کی طرف مسلسل پیشرفت کر رہے ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ سچ ہے۔

؎ پھر پھر کے تری راہ پہ آجائیں گے گمراہ
محبوب خلائق پھر ترا در ہو کے رہیگا!

اور ؎ دین کے ایمان و حرمت کے نگہباں زندہ باد
زندہ باد اے مفتیٔ احمد رضا خاں زندہ باد

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

۲۲ فروری ۱۹۹۲ء:۔ اسوقت ۲۲ فروری کے "جنگ" لاہور کا سیاسی ایڈیشن ہمارے سامنے ہے۔ جسمیں "علماء اہلحدیث و دیوبند" کے اکابر میں سے کانگرسی مولوی ابوالکلام آزاد کی برسی کی تقریب کی روائداد شائع ہوئی ہے۔ جسمیں منکرین میلاد و عرس دیوبندی وہابی علماء نے ابوالکلام آزاد کی خوب قصیدہ خوانی کی ہے۔

دوسری طرف:۔ دیوبندی وہابی تنظیم "سپاہ صحابہ" نے بھی ۲۲ فروری کو ہی اس انجمن کے بانی مولوی حق نواز جھنگوی کی بڑے اہتمام سے دوسری برسی منائی اور دیگر تقاریب کے علاوہ اس موقع کی مناسبت سے اخبارات میں بھی مولوی جھنگوی کے حالات پر مشتمل مضامین چھپوائے اور اس برسی کا بدیں الفاظ اعلان کیا گیا۔ کہ "سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی کی دوسری برسی کے موقع پر ۲۲ فروری کو پاکستان سمیت دیگر ممالک میں مولانا جھنگوی کی یاد میں سپاہ صحابہ جلسے، سیمینار اور دیگر تقریبات منعقد کریگی ● سپاہ صحابہ کے تمام مراکز و دفاتر میں ایصال ثواب کیلئے صبح نوبجے قرآن خوانی ہوگی ● مرکزی تقریب جھنگ میں مولانا جھنگوی کی مسجد میں قرآن خوانی سے شروع ہوگی۔ اور بعد میں عظیم الشان جلسہ ہوگا۔ جسمیں قائدین خطاب کریں گے۔" (نوائے وقت لاہور ۱۲ فروری ۹۲ء)

مقام غور:۔ ہے کہ دیوبندی وہابی علماء کی مذکورہ برسی اور سپاہ صحابہ کے ایام خلفاء راشدین منانے اور میلاد و عرس و گیارہویں میں اصولی و بنیادی طور پر آخر کیا فرق باقی رہ گیا ہے؟ **وہی**۔ سالانہ یادگار متعین تاریخ و یوم۔ قرآن خوانی و جلسہ۔ وعظ و خطاب۔ تداعی و اہتمام وغیرہ۔ یہ سب کچھ بریلویت۔ اور سنّی بریلویوں کی نقالی و پیروی نہیں تو اور کیا ہے؟ مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ اہل اسلام کے معروف و مقبول الفاظ میلاد و عرس و ختم گیارہویں کا نام آجائے۔ تو فرزندان نجد و دیوبند بدعت و شرک کا راگ الاپنے لگیں۔ اور ہندوؤں غیر مسلموں سے مشترکہ برسی کا نام آجائے تو سب کچھ جائز ہو جائے؟

؎ یہ کیسا دین ہے ساقی یہ کیا آئین ہے ساقی
یہ کس کے دین وایمان کی یہاں توہین ہے ساقی

صاف ظاہر ہے۔ کہ فرزندان نجد و دیوبند کو چونکہ اپنے مولویوں اور لیڈروں سے پیار ہے۔ اسلئے ان کی برسی و یادگار منانا سب کچھ جائز۔ مگر جب محبوبان خدا کے میلاد و عرس و ختم و گیارہویں کا نام آئے تو پھر فتویٰ بازی و دشمنی

مولوی سرفراز گکھڑوی کا فیصلہ

"رضائے مصطفےٰ" کی سچائی اور "سپاہ صحابہ" پر بدعت کی فرد جرم عائد

خلفاء راشدین کے ایام منانا ایسی بدعات میں سے ہے۔ کہ
"جن کی ایجاد کا اکابرِ دیوبند کو تصور بھی نہیں آیا"۔

ایام منوانے کی بدعت کے پیچھے ہرگز نہ پڑیں۔

ماہ جنوری کا "رضائے مصطفےٰ" ضرور بر ضرور دیکھیں۔

گکھڑوی صاحب کی "علماء دیوبند" کو ہدایت۔

ماہ رجب ۱۴۱۱ھ و جنوری ۹۲ء کے شمارہ میں "رضائے مصطفےٰ" نے دیوبندی تنظیم "سپاہ صحابہ" کی دیوبندی مکتب فکر سے بغاوت و مسلکِ اعلیٰحضرت (علیہ الرحمۃ) کی طرف عملی پیشرفت کو زیر بحث لاکر "سپاہ صحابہ" کی تقیہ بازی و دورخی پر یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ

"مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی و مولوی سرفراز گکھڑوی فیصلہ کریں"

الحمدللہ:۔ "رضائے مصطفےٰ" کے نعرۂ حق کی گونج ایوانِ دیوبند میں بھرپور طور پر سنی گئی ہے۔ چنانچہ دیوبندی رسالہ "حق چار یار" ماہ رمضان ۱۴۱۱ھ کے حوالہ سے مولوی سرفراز گکھڑوی نے اس سلسلہ میں "سپاہ صحابہ" کے سرکردہ علماء و دیگر علماء دیوبند کو ارسال کردہ مکتوب میں بدین الفاظ تنبیہ کی ہے۔ کہ ... "آپ حضرات کی طرف سے حضرات خلفاء راشدین کے ایام سرکاری طور منانے کا مطالبہ آتا ہے۔ آپ جن اکابر کے دامن سے وابستہ ہیں۔ ان کی تاریخ دیکھ لیجیے۔ ایسی بدعات کے ایجاد کا تصور بھی انہیں نہیں آیا[عہ]۔ ... زہریلے قسم کے اہل بدعت سخت پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ماہ جنوری کا "رضائے مصطفےٰ" ضرور بر ضرور دیکھیں"۔ (ابوالزاہد محمد سرفراز گکھڑ)

"رضائے مصطفےٰ":۔ گکھڑوی صاحب کا مراسلہ جہاں "رضائے مصطفےٰ" کی صداقت پر ان کی صریح شہادت ہے۔ وہاں دیوبندی مکتب فکر بالخصوص "سپاہ صحابہ" کے علماء دیوبند کی تقیہ بازی و منافقانہ روش کی بھی تاریخی دستاویز ہے۔ اور اس موقع پر علماء دیوبند و **بالخصوص**۔ گکھڑوی صاحب کی جانبداری و دورخی اور خانہ ساز شریعت کا جائزہ بھی ضروری ہے۔ اس لئے کہ سنّی بریلوی معمولات اور بالخصوص انہی ایام منانے جلوس نکالنے کے خلاف نام نہاد "راہ سنت" لکھنے اور بدعت و شرک کا راگ الاپنے والے گکھڑوی صاحب ایک عرصہ تک اپنے ہم مسلک "سپاہ صحابہ" کے علماء کو کھلم کھلا بریلوی معمولات اپناتے ایام مناتے اور جلوس نکالتے ہوئے دیکھ کر خاموش تماشائی بنے رہے۔ اور انہیں "سپاہ صحابہ" کو بدعات سے روکنے اور "راہ سنت" پر ڈالنے کی ہمت و غیرت محسوس نہ ہوئی۔ اور جب "رضائے مصطفےٰ" نے نعرۂ حق و تفریق بلند کیا۔ تو گکھڑوی صاحب کو کچھ ہوش تو آیا۔ مگر انہوں نے اپنے دیوبندی بدعتی مولویوں کو ڈانٹ پلانے اور توبہ کرانے کی بجائے انہیں تو بڑی نرمی و پیار سے لکھا۔ اور دیوبندی بدعتیوں کو انکی منافقت پر توجہ دلانے والے "رضائے مصطفےٰ" کا مشکور ہونے کی بجائے الٹا "زہریلے اہل بدعت" کی گالی دی۔

یہ ہے دیوبندی اخلاق و دیانت۔

[عہ] ایام منانے کی بدعت کے پیچھے ہرگز نہ پڑیں۔

(۴ مارچ ۔ جھنگ کی انتخابی جنگ کی صدائے بازگشت)

سپاہ صحابہ نے سیاسی جنگ جیت لی اور عمر بھر کی مذہبی پونجی تباہ کر دی

سائیکل کا مصنوعی جنازہ اور دولہا کی مصنوعی ڈولی بنا کر شیعہ کے مصنوعی تعزیہ و گھوڑا کی پوری پیروی کی

مولوی حق نواز جھنگوی کی قبر پر پھولوں کی چادریں چڑھا کر فاتحہ خوانی کر کے بریلوی "بدعات" کی تقلید کی

نوافل شکرانہ و شیرینی چراغاں اور کے علاوہ آتشبازی کی اور حلوے کے جلوے سے بھی لطف اندوز ہوئے

ایام وفات خلفاء راشدین پر جلوسوں کی بدعات کے بعد

انتخابی کامیابی کی بدمستی میں دیوبندی دین و دیانت کو اپنے ہاتھوں ذبح کر دیا!

علماء دیوبند کو چیلنج! اگر سچے ہو ۔ تو بدعتی ٹولہ سپاہ صحابہ کو دیوبندیت سے خارج کرو یا سنی بریلوی معمولات کیخلاف جھوٹے فتوے واپس لو۔

۴ مارچ ۔ ۱۹۹۲ء دیوبندی سپاہ صحابہ کیلئے اسلئے تاریخی دن ہے ۔ کہ انہوں نے حکومتی امیدوار کے مقابلہ میں انتخاب جیت لیا۔

اور اہلسنت کے لئے یہ اسلئے یادگار دن ہے ۔ کہ اس دن دیوبندی علماء نے سیاسی فتح کے نشہ میں اپنی عمر بھر کی مذہبی پونجی تباہ کر دی ۔ اور اپنے آبائی و کتابی دیوبندی مذہب پر لات مار کر اپنی مذہبی شکست تسلیم کر کے سنّی بریلوی مسلک کی فتح پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

تفصیل :۔ اس اجمال کی یہ ہے ۔ کہ ۴ مارچ کو دیوبندی سپاہ صحابہ نے انتخابی نتائج کے بعد ایکطرف تو حکومتی انتخابی نشان سائیکل کا مصنوعی جنازہ نکالا ۔ اور مولوی اعظم طارق کی فتح کی دلہن کے لئے مصنوعی "ڈولی" بنا کر اپنے مدمقابل شیعہ مذہب کے مصنوعی "تعزیہ و گھوڑا" نکالنے کی ہو بہو پیروی و نقالی کر کے ایسی سنگین بدعات کا ارتکاب کیا ۔ اور

دوسری طرف :۔ سنّی بریلوی مسلک کی اتباع و تقلید کرتے ہوئے ۔ سپاہ صحابہ کے بانی مولوی حق نواز جھنگوی کی قبر پر اجتماعی طور پر پھولوں کی چادریں چڑھائیں ۔ اور فاتحہ خوانی و "قبر پرستی" کا مظاہرہ کیا۔

علاوہ ازیں :۔ انتخابی فتح کی خوشی میں نوافل شکرانہ کی بدعت کے علاوہ مختلف مقامات پر جشن و جلوس کا اہتمام کیا گیا۔ وسیع پیمانہ پر شیرینی حلوہ اور چراغاں بھی کیا گیا اور سب سے بڑھکر آتشبازی کا شغل بھی فرمایا گیا ● جس پر مولوی سرفراز گکھڑوی مولوی ضیاء القاسمی، مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی وغیرہم کسی دیوبندی مولوی کی رگِ توحید نہیں پھڑکی ۔ اور بدعات کی اس بھرمار پر کوئی فتویٰ بازی نہیں کی گئی۔

غیر مقلدین :۔ نے بھی اس موقع پر "اجماع سکوتی" کا مظاہرہ کیا ۔ اور دیوبندی بدعات پر کسی ردّ عمل کا مظاہرہ نہ کر کے ثابت کر دیا ۔ کہ یہ غیر مقلدین و دیوبندی وہابی اندر سے سب ایک ہیں ۔

باقی صفحہ ۸ کالم ۳

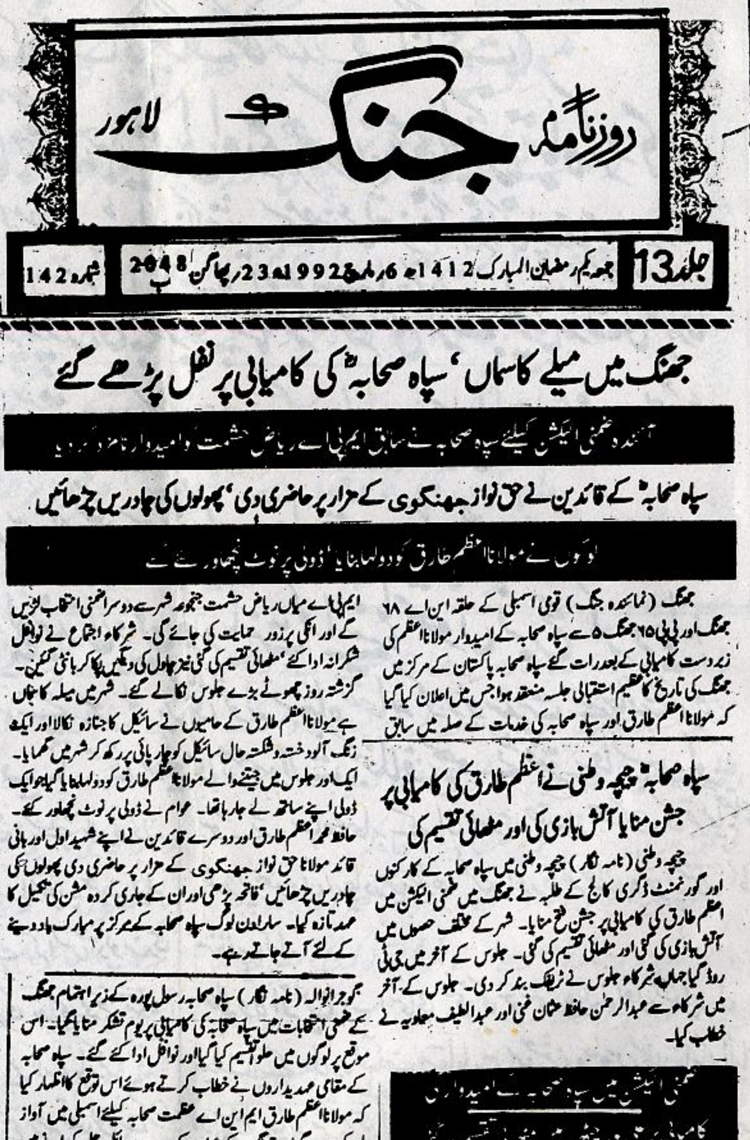

روزنامہ جنگ لاہور

جلد 13 | جمعہ یکم رمضان المبارک 1412ھ 6 مارچ 1992ء 23 پھاگن 2048ب | شمارہ 142

جھنگ میں میلے کا سماں، سپاہ صحابہؓ کی کامیابی پر نفل پڑھے گئے

آئندہ ضمنی الیکشن کیلئے سپاہ صحابہ نے سابق ایم پی اے ریاض حشمت کو امیدوار نامزد کر دیا

سپاہ صحابہؓ کے قائدین نے حق نواز جھنگوی کے مزار پر حاضری دی، پھولوں کی چادریں چڑھائیں

لوگوں نے مولانا اعظم طارق کو دولہا بنایا، ڈولی پر نوٹ نچھاور کئے

جھنگ (نمائندہ جنگ) قومی اسمبلی کے حلقہ این اے ۶۸ جھنگ اور پی پی ۶۵ جھنگ ۵ سے سپاہ صحابہ کے امیدوار مولانا اعظم کی زبردست کامیابی کے بعد رات گئے سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکز میں جھنگ کی تاریخ کا عظیم استقبالی جلسہ منعقد ہوا جس میں اعلان کیا گیا کہ مولانا اعظم طارق اور سپاہ صحابہ کی خدمات کے صلہ میں سابق ایم پی اے میاں ریاض حشمت جنجوعہ شہر سے دوسرا ضمنی انتخاب لڑیں گے اور انکی پرزور حمایت کی جائے گی۔ شرکاء اجتماع نے نوافل شکرانہ ادا کئے، مٹھائی تقسیم کی گئی نیز چاول کی دیگیں پکا کر بانٹی گئیں۔ گزشتہ روز چھوٹے بڑے جلوس نکالے گئے۔ شہر میں میلہ کا سماں ہے مولانا اعظم طارق کے حامیوں نے سائیکل کا جنازہ نکالا اور ایک زنگ آلود خستہ و شکستہ حال سائیکل کو چارپائی پر رکھ کر شہر میں گھمایا۔ ایک اور جلوس میں جیتنے والے مولانا اعظم طارق کو دولہا بنایا گیا جو ایک ڈولی اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔ عوام نے ڈولی پر نوٹ نچھاور کئے۔ حافظ محمد اعظم طارق اور دوسرے قائدین نے اپنے شہید اول اور بانی قائد مولانا حق نواز جھنگوی کے مزار پر حاضری دی پھولوں کی چادریں چڑھائیں، فاتحہ پڑھی اور ان کے جاری کردہ مشن کی تکمیل کا عہد تازہ کیا۔ سارا دن لوگ سپاہ صحابہ کے مرکز پر مبارکباد دینے کے لئے آتے جاتے رہے۔

گوجرانوالہ (نامہ نگار) سپاہ صحابہ رسول پورہ کے زیر اہتمام جھنگ کے ضمنی انتخابات میں سپاہ صحابہ کی کامیابی پر یوم تشکر منایا گیا۔ اس موقع پر لوگوں میں حلوہ تقسیم کیا گیا اور نوافل ادا کئے گئے۔ سپاہ صحابہ کے مقامی عہدیداروں نے خطاب کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا کہ مولانا اعظم طارق ایم این اے عظمت صحابہ کیلئے اسمبلی میں آواز بلند کریں گے اور جھنگ کے عوام کے دیرینہ مسائل حل کرانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کریں گے۔

سپاہ صحابہؓ چیچہ وطنی نے اعظم طارق کی کامیابی پر جشن منایا آتش بازی کی اور مٹھائی تقسیم کی

چیچہ وطنی (نامہ نگار) چیچہ وطنی میں سپاہ صحابہ کے کارکنوں اور گورنمنٹ ڈگری کالج کے طلبہ نے جھنگ میں ضمنی الیکشن میں اعظم طارق کی کامیابی پر جشن فتح منایا۔ شہر کے مختلف حصوں میں آتش بازی کی گئی اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ جلوس کے آخر میں جی ٹی روڈ گیا جہاں شرکاء جلوس نے ٹریفک بند کر دی۔ جلوس کے آخر میں شرکاء سے عبدالرحمن حافظ عثمان غنی اور عبداللطیف معاویہ نے خطاب کیا۔

ضمنی الیکشن میں سپاہ صحابہ کے امیدوار کی کامیابی پر علی پور چٹھہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی

علی پور چٹھہ (پ ر) قصبہ کے سیاسی سماجی اور دینی حلقوں نے سپاہ صحابہ کی جھنگ میں فقید المثال انتخابی جیت پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔ مولانا حافظ محمد سعید، مولانا محمد اقبال لقمان، مولانا محمد اسحاق کشمانہ، حکیم عبداللطیف، مرزا محمد یونس نے جرنیل سپاہ صحابہ کو دلی مبارکباد دی۔ تیز سپاہ صحابہ علی پور چٹھہ نے کامیابی پر خدا کے شکرانہ ادا کیا۔ شہر میں مٹھائی تقسیم کی اور اپنے دفتر پر چراغاں کیا۔ کارکنان نے شہر میں جھنڈے لہرانے کی مہم شروع کی ہے۔ دفتر میں تقریب سے مرزا یونس، مرزا طاہر محمود، سجاد مغل، سلیم، مجاہد کھوکھر، ریاض مغل نے خطاب کیا۔ اس کامیابی کے دوررس نتائج ہونگے۔ ملک اور ملک سے باہر صحابہ کی مہم کو تقویت ملے گی۔

نوائے وقت لاہور 14 مارچ 1992ء

بمصداق :۔ نقل مطابق اصل۔ اخبارات کی یہ فوٹو کاپی سنّی بریلوی مسلک کی فتح و دیوبندی وہابی مذہب کی شکست کی اہم تاریخی دستاویز ہے۔ علماء کرام و احباب اہلسنّت مسلک حق کے خلاف مخالفین کا منہ بند کرنے اور بحث و مناظرہ میں پیش کرنے کیلئے یہ تاریخی دستاویز بحفاظت رکھیں۔ (ادارہ)

۴

اور بظاہر ان کے "دیوبندی اہلحدیث" اختلافات محض نورا کشتی ہے۔ جس طرح آجکل مودودی جماعت کے قاضی حسین احمد آئی جے آئی کی حکومت سے نورا کشتی کر رہے ہیں۔

حالانکہ :۔ سپاہ صحابہ کے مذکورہ معمولات اگر "جشن میلاد مصطفےٰ" و عرس بزرگان دین کے موقع پر بجالائے جائیں۔ جلوس میلاد شریف ہو۔ چراغاں ہو۔ شیرینی و حلوہ کا تبرک تقسیم ہو۔ اولیاء کرام کے مزارات پر فاتحہ خوانی کیلئے حاضری ہو۔ اور وہاں پھول یا چادریں چڑھائی جائیں۔ تو ان "علماء اہلحدیث و دیوبند" کے قصر نجد میں زلزلہ آجاتا ہے۔ اور یہی دونوں گروہ اپنی بد زبانی اور شرک و بدعت کی فتویٰ بازی و چیخ و پکار سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ بہرحال پہلے دیوبندی سپاہ صحابہ کا ایام خلفاء راشدین منانے ایام وفات پر جلوس نکالنے کی "بدعات" اور اب مذکورہ "انتخابی بدعات" نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ بدعت سنّی بریلوی مسلک نہیں بلکہ دیوبندی وہابی ٹولہ بدعتی و ناری ہے۔

لہٰذا :۔ اگر "علماء اہلحدیث و دیوبند" سچے ہیں۔ تو سپاہ صحابہ کے بدعتی ٹولہ کو "موحدین" کی جماعت سے فی الفور خارج کریں یا مذکورہ تمام بدعات کا جواز و ثبوت پیش کریں۔ **ورنہ۔** سنّی بریلوی معمولات کے خلاف اپنے جھوٹے فتوے واپس لیں۔ سچ ہے ؎ دو گونہ عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقتِ لیلیٰ

"سپاہ صحابہ" کی مطلق العنانی اور "علماء اہلحدیث و دیوبند" کی تقیہ بازی

اوائل فروری میں سپاہ صحابہ" کے کاروان "ناموس صحابہ" کی کارگزاری اور پولیس سے آنکھ مچولی وغیرہ کی تفصیل اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ جہاں تک ناموس صحابہ (رضی اللہ عنہم) اور "ناموس صحابہ بل" کی منظوری کا تعلق ہے۔ یہ تو کوئی اختلافی مسئلہ نہیں۔ مگر یہ بات بہر حال واضح ہے۔ کہ سپاہ صحابہ اپنے نعرہ میں مخلص نہیں۔ ان کا اصل مقصد اہل سنّت کو مغالطہ دینا اور سیاسی میدان ہموار کرنا ہے۔ اور بس ● "کاروانِ ناموس صحابہ" کے نام سے جلسہ اور اتنا بڑا جلوس۔ اور پھر خلفاء راشدین کے ایام منانے کا مطالبہ یہ سب کچھ دیوبندی اکابر و دیوبندی مسلک کے سراسر خلاف بدعت اور حرام ہے۔ مگر سپاہ صحابہ کے نام سے علماء دیوبند ان سب بدعات کا زور شور سے مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ ہٹ دھرمی و مفاد پرستی نہیں تو اور کیا ہے؟ جبکہ دیگر "علماء اہلحدیث و دیوبند" خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں ● لیکن اگر میلاد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جلسہ و جلوس ہو اور اولیاء کرام کے ایّام عرس مبارک منائے جائیں تو پھر یہ لوگ آسمان سر پر اٹھاتے ہیں۔ یہ کیسی تقیہ بازی و دورنگی ہے۔ یہ کیسی بد دیانتی ہے۔ اس کا کوئی جواب ہونا چاہیئے۔ نام نہاد "اہلحدیث" کا میلاد مصطفےٰ کی مخالفت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دینا اور سپاہ صحابہ کی بدعات و ایّام منانے پر خاموشی اختیار کرنا ان کے اندرونی گٹھ جوڑ "اور خاندانی وہابیت" کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حقنواز کا نعرہ:۔ سپاہ صحابہ کے پروگراموں میں مولوی حقنواز آنجہانی کو پکارنا بھی شامل ہے۔ چنانچہ بدیں الفاظ نعرہ لگایا جاتا ہے۔ کہ

"جھنگوی تیرے خون سے انقلاب آئے گا۔"

بلکہ:۔ سپاہ صحابہ کے ترجمان ماہنامہ "خلافت راشدہ" فیصل آباد میں مولوی جھنگوی و مولوی ایثار القاسمی کو ندا کی جاتی ہے اور اسطرح خطاب کیا جاتا ہے۔ کہ "میرے قائد حقنواز۔ ہم آپ کے بخشے ہوئے مشن کی صداقت کو اپنی رگوں کے دوڑتے لہو میں شامل کر چکے ہیں۔"

"**قاسمی شہید کی روح:**۔ تیرے مقدس مشن کی خاطر ہم اپنی جان کا آخری قطرہ تک قربان کرنے کو تیار ہیں"۔ (رسالہ نومبر ۹۱ء ص۴۹)

جبکہ:۔ برعکس اس کے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکارنے اور نعرہ رسالت یا رسول اللہ کی مخالفت کی جاتی ہے۔ بلکہ اس سے روکنے کیلئے کہا جاتا ہے۔ کہ نعرۂ رسالت کا جواب یا رسول اللہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ ہونا چاہیئے۔ یہ کیسا دیوبندی وہابی دھرم ہے، جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا شرک و ناجائز اور آپ کا یوم میلاد منانا بدعت و گناہ قرار دیا جاتا ہے۔ مگر اپنے مردہ مولویوں کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ اور ان کی روحوں سے خطاب کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام کے ایّام وفات منائے جاتے ہیں اور جلسہ و جلوس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ بجائے **خود بدعت خود ساختہ** دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد نہیں تو اور کیا ہے؟

علاوہ ازیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ کافر کافر شیعہ کافر کا شور مچانے والے اپنے گریبان میں نہیں جھانکتے اور اس عقیدۂ باطلہ سے نہ توبہ کرتے ہیں۔ نہ اپنے "قطب عالم" رشید احمد گنگوہی کی مذمت و ان سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ جنہوں نے گستاخ صحابہ کی تکفیر تو درکنار اس کے "سنّی مسلمان" ہونے کا فتویٰ صادر کیا ہے۔ پڑھیئے درج ذیل سوال و جواب

سوال:۔ "صحابہ پر طعن (کرنے) اور مردود و ملعون کہنے والا .... اپنے اس کبیرہ کے سبب سے سنّت جماعت سے خارج ہو گا یا نہیں۔

جواب:۔ جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے ... وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنّت جماعت سے خارج نہ ہو گا" (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۳۴)

ناموسِ صحابہ۔ کی ریاکارانہ دہائی دینے والو! (معاذ اللہ) صحابہ کو کافر و مردود و ملعون کہنے والے ملعون کو اہل سنت و جماعت میں شامل رکھنا ناموسِ صحابہ کی شدید بےحرمتی ہے یا نہیں؟۔ اپنے گھر کی تطہیر کیوں نہیں کرتے؟

(دیوبندی رسالہ کا اداریہ)

"سپاہ صحابہ" - جدید دیوبندی فرقہ

(سپاہ صحابہ اِدھر اہلسنّت کو دھوکہ دے رہی ہے۔ اُدھر علمائے دیوبند کے برعکس عمل پیرا ہے)

دیوبندی مکتبِ فکر کے "قائدِ اہلسنّت" قاضی مظہر حسین رقمطراز ہیں۔ کہ "مولانا حق نواز شہید مرحوم نے شیعہ جارحیت سے متأثر ہو کر کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ لگایا تھا۔ اور ۔۔۔ ان کے بعد سپاہ صحابہ نے اس نعرے کو ایک مستقل مشن کے طور پر اختیار کر لیا اور اس کو اپنا وظیفہ بنا لیا اور سپاہ صحابہ کے جس جلسہ یا جلوس میں کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ نہ لگے ان کے نزدیک گویا کہ وہ جلسہ اور جلوس بے روح ہے ● اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیعوں نے اس کے ردّ عمل میں دیوبندی کافر بلکہ سنّی کافر کے نعرے لگائے حتیٰ کہ بعض جگہ صحابہ کا نام لیکر بھی اس طرح کی کارروائی کی گئی (العیاذ باللہ) ● چنانچہ سپاہ صحابہ کے ماہنامہ "خلافت راشدہ" (اپریل مئی ۱۹۹۰) میں بعنوان "سانحہ کبیر والا" لکھا ہے۔ کہ "مورخہ ۱۸ اپریل تقریباً دس بجے فرخ سلیم اور خالد سلیم بھٹہ نے (جو کہ شیعہ اور ہیروئن کے بہت بڑے سمگلر بھی ہیں) اپنے مسلح ساتھیوں کے ساتھ بھرے بازار میں انجمن تاجران کبیروالا کے صدر شیخ محمد انور پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے شیخ صاحب خون سے لت پت زمین پر ڈھیر ہو گئے بازار سنسان ہو گیا دوکاندار دروازے بند کر کے دبک کر بیٹھ گئے ملزم للکارتے رہے مولانا حق نواز جھنگوی کے ساتھ ساتھ خلفائے ثلٰثہ سیدنا ابوبکرؓ، سیدنا عمرؓ سیدنا عثمانؓ کے علاوہ "ام المومنین سیدہ عائشہ کو ننگی گالیاں دیں۔ غیرت ایمانی سے سرشار جو بھی نوجوان ان غنڈوں کو اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دینے سے منع کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ گولی نے اس کا استقبال کیا۔"

ایک سوال ۔ یہاں ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا اس سے پہلے بھی کبیروالا کے [illegible] نے خلفاءِ راشدین و امہاتُ المومنین پر اس طرح سرِعام لعن و تبرا کا ارتکاب کیا تھا؟ غالباً اس کا جواب نفی میں ملے گا ● کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ ان کی طرف سے ردّ عمل ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے کا۔ تو آپ نے اس نعرہ سے کیا فائدہ اٹھایا؟ یہی کہ صحابہ کرام اور خلفاءِ راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر لعن طعن کرنے کا راستہ کھول دیا۔ سپاہ صحابہ کے علماء و زعماء کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔ اور کافر کافر کے اس مروجہ نعرے کو اب ختم کرنا چاہیئے۔ جس کے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔

● نعرہ عموماً مثبت ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ شرک و بت پرستی کے مقابلوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نعرہ اللہ اکبر تھا۔ مشرکین مکّہ کافر تھے۔ یہود مدینہ اور شام کے نصاریٰ کافر اور مشرک تھے۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان سے جہاد تو کیا۔ لیکن کافر کافر ابوجہل کافر۔ کافر کافر یہودی کافر، کافر کافر نصاریٰ کافر کا نعرہ نہیں لگایا۔ یہاں یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ لعن و تبرا شیعوں کا مذہب و مشن ہے نہ کہ اہل سنّت کا۔ بہ لعنت بے شمار۔ لعنت کا شیوہ اہلِ تشیع کا ہے۔ جس کو اب سپاہ صحابہ کے جوان اپنا رہے ہیں۔ رحمۃً للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے۔ لیس المومن بلعان (مومن لعنتیں ڈالنے والا نہیں ہوتا) اسلام کی اپنی شرعی اور اخلاقی حدود ہیں۔ ہم پر لازم ہے۔ کہ اخلاقی اور شرعی حدود میں رہ کر ہی صحابہ کرام کی قرآنی عظمتوں کی تبلیغ و اشاعت کریں۔ اور دشمنانِ صحابہ کے جواب میں کوئی ایسا انتہا پسندانہ طرزِ عمل اختیار نہ کریں۔ جو شرعاً و اخلاقاً قابلِ اعتراض ہو۔ ہم سپاہ صحابہ کے علماء و زعماء سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ جذباتی سنی جوانوں کی اصلاح کریں اور کافر کافر شیعہ کافر کو

بطور نعرہ اور مشن ترک کر دیں۔ وما علینا الا البلاغ۔ (سپاہ صحابہ کا)

مزید تنبیہ۔ خلفاء صحابہ میں امام حسن اور حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کے نام نہ لکھنا سنیت کی ترجمانی نہیں بلکہ یزیدیت اور خارجیت کی ترجمانی ہے (العیاذ باللہ) بے شک سپاہ صحابہ میں صحیح العقیدہ سنی علماء بھی ہیں لیکن جماعت میں یزیدی بھی گھسے ہوئے ہیں اور پرچم میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا نام حذف کر دینا اغیار کی سازش کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ صحیح العقیدہ سنی علماء اس عقدہ کو حل کریں گے۔" (مظہر حسین غفرلہٗ۔ رسالہ حق چار یار لاہور جولائی ۹۲ء)

پھول چادریں:۔ "عاشوراء کے روز جھنگ قبرستان میں سپاہ صحابہ کے محمد سلیم فوجی کی قبر پر چادریں چڑھانے فاتحہ خوانی کرنے اور پھول نچھاور کرنے والوں کا رش رہا۔" (جنگ لاہور ۱۴ر جولائی ۹۲ء)

الزام وانکشاف: ● "جھنگ صدر پولیس نے رکن قومی اسمبلی مولانا محمد اعظم طارق کے گھر پر چھاپہ مار کر ایک اشتہاری ملزم شوکت کمہار کو گرفتار کر لیا۔ ● ملزم پولیس کو پانچ مقدمات میں مطلوب تھا۔ جس میں آتشزنی قتل اور پولیس کی بکتر بند گاڑی کو تباہ کرنے کا مقدمہ بھی شامل ہے ● پولیس نے ملزم کی گرفتاری کیلئے ایک لاکھ روپے انعام کا اعلان کر رکھا تھا۔ محلہ حق نواز میں بھی ایک چھاپہ کے دوران ایک اشتہاری ملزم نعیم کو گرفتار کر لیا گیا ● پولیس نے ملزموں کے قبضہ سے اسلحہ برآمد کرنے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ اور خیال ظاہر کیا ہے کہ ملزموں کی نشاندہی پر مزید ملزموں کو گرفتار کرنے میں مدد ملے گی۔"

● مولانا محمد اعظم طارق کے گن مین عبدالرحیم جسے گزشتہ روز جھنگ تھانہ پولیس نے چنیوٹ سے گرفتار کیا۔ تھانے میں دوران تفتیش انکشاف کیا ہے ؏ کہ وہ مولانا ایثار قاسمی اور مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کا ڈرائیور اور گن مین رہا ہے اور اس کا چچازاد بھائی خلیل الرحمٰن جو کہ حزب المجاہدین افغانستان کا کمانڈر ہے۔ سپاہ صحابہ کو مہلک ہتھیار جن میں کلاشنکوفیں راکٹ لانچر اور ۵۰ ایم ایم اینٹی ٹینک شکن توپ شامل ہیں۔ سپاہ صحابہ کے مرکزی دفتر جھنگ سپلائی کرتا رہا ● ملزم خلیل الرحمٰن نے بتایا کہ جھنگ میں پولیس کی بکتر بند گاڑی پر حملے اور ایم بی ہائی سکول جھنگ صدر میں اسی اسلحہ میں سے استعمال کیا جاتا رہا۔ ان باتوں کا انکشاف ڈی ایس پی صدر گل عباس نے قومی اخبارات کے نمائندگان سے بات چیت کرتے ہوئے کیا ● ملزم نے بتایا کہ ہم نے جتنی بھی مقدار میں اسلحہ طلب کیا خلیل الرحمٰن ہمیں سپلائی کرتا رہا۔ عبدالرحیم کی گرفتاری شوکت کمہار عرف شوکی کی نشاندہی پر کی گئی ہے۔ گرفتاری کے روز شوکی نے کئی لوگوں کو ڈرا دھمکا کر رقم طلب کی تھی ● ڈی ایس پی کے مطابق تفتیش کا دائرہ مزید وسیع کر دیا گیا ہے اور کئی چھاپہ مار ٹیمیں اور تفتیشی ٹیمیں مرتب کی جا رہی ہیں۔ مزید انکشافات و گرفتاریاں متوقع ہیں۔ (نوائے وقت ۲۲۔۲۴ جولائی ۹۲ء)

تصویر کا دوسرا رخ:۔ ایک طرف دیوبندی رسالہ "حق چار یار" کی "سپاہ صحابہ" کے نظریات واقوال کے متعلق تصریحات اور حکومتی واخباری ذرائع سے "سپاہ صحابہ" کے متعلق لرزہ خیز انکشافات اہم لمحۂ فکریہ ہیں۔

اور دوسری طرف۔ رسالہ "حق چار یار" و "خلافت راشدہ" کی رپورٹ کے مطابق "کبیر والا" میں شیعوں کی جارحیت اور خلفاء ثلاثہ و امّ المومنین (رضی اللہ عنہم) کے خلاف بد زبانی و تبرّا بازی بہت ہی افسوسناک و شرمناک ہے۔ اور "شیعہ دیا بنہ" کی مسلسل امن سوز و قانون شکن آدیزش و کشمکش نے ملک و حکومت کو خطرناک صورت حال سے دوچار کر دیا ہے۔ اور پشاور و چنیوٹ کے فسادات و مساجد میں قرآن مجید جلانے اور شہید کرنے کی اطلاعات نے ماحول کو مزید سوگوار بنا دیا ہے۔ **لہٰذا۔** ملک کے امن پسند و سنجیدہ حلقوں کو ان دونوں فرقوں کے نظریات و حرکات کو سمجھنے اور ان سے خبردار ہونے کی ضرورت ہے **جبکہ۔** حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ بلا رو رعایت امن عامہ کے تحفظ کے مؤثر اقدامات کرے اور ظالموں گستاخوں تخریب کاروں کا صحیح طور پر محاسبہ کر کے اپنی دینی دنیاوی اخلاقی وقانونی ذمہ داری پوری کرے۔

؏ انہوں نے اپنے گھر سے کسی ملزم کے گرفتار ہونے کی تردید کی ہے۔

اتحاد بین المسلمین شیعہ وہابیہ اور فرقہ صلح کلیہ

علماءِ دیوبند۔ کی تنظیم "سپاہ صحابہ" کا ترجمان ماہنامہ "خلافتِ راشدہ" رقمطراز ہے۔ کہ اتحاد بین المسلمین کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن موجودہ دور میں اتحاد بین المسلمین کا نعرہ صرف اور صرف ایک غیر مسلم گروہ کو شعوری یا غیر شعوری طور پر مسلمان ظاہر کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ اس دھرتی پر شیعت کے نام سے ایک گروہ موجود ہے۔ یہ گروہ ہندو سکھ اور عیسائی سے بھی بڑا کافر ہے۔ کیونکہ اس گروہ کے بنیادی عقائد میں یہ بات داخل ہے کہ کائنات میں سب سے زیادہ برے دو آدمی ہیں وہ دونوں ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں (نعوذ باللہ) شیعہ کی بنیاد ہی ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ معاویہؓ کی دشمنی ہے آپ اندازہ کریں۔ جس مذہب کے بنیادی عقائد میں اصحاب پیغمبر کو گالی دینا عبادت ہو اسے مسلمان جاننا یا ان کے ساتھ اتحاد کرنا بے غیرتی اور بے حیائی کی انتہا ہے یا نہیں؟ آج آپ کے والد کو کوئی شخص گالی نکالے تو والد کی غیرت رکھتے ہوئے اس شخص کو مارنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں کیا آپ اصحاب رسول کی والد جتنی بھی غیرت نہیں رکھتے کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد کی ترغیب دے رہے ہیں۔

سپاہ صحابہ۔ پاکستان ایک واضح موقف یہ رکھتی ہے۔ کہ کسی اور غیر مسلم (ہندو، سکھ، عیسائی) کے ساتھ اتحاد کے بارے میں غور کیا جا سکتا ہے لیکن شیعہ کے ساتھ اتحاد پر اس وقت تک ایک لمحہ کے لئے بھی سوچا نہیں جا سکتا جب تک وہ توبہ نہ کریں۔"

"رضائے مصطفےٰ":۔ سپاہ صحابہ کے ترجمان نے اتحاد بین المسلمین کے مسئلہ پر جو گفتگو کی ہے۔ اور جو موقف اختیار کیا ہے۔ وہ بہت اہم اور قابلِ غور ہے۔ اور ارباب اقتدار و اس قسم کے دوسرے صلح کلی لوگ جو اتحاد بین المسلمین کا راگ الاپتے رہتے ہیں۔ انہیں اس بات کا جواب دینا چاہیئے۔ کہ جن لوگوں کا مذہب ہی بہترین امت کے سرفہرست حضرات صحابہ کرام کے متعلق نام بنام تبرا بازی و بدزبانی کرنا ہے۔ بلکہ اُن پاکبازانِ امت کے ایمان کا ہی انکار کرنا ہے۔ آخر انہیں کسطرح مسلمین میں شامل کیا جائے۔ اور کس بنیاد پر انہیں گلے لگایا جائے۔ اور ان کے ساتھ اتحاد کا ڈھونگ رچایا جائے۔ کیا اتحاد بین المسلمین و اتحاد امت کے داعی "اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اپنے باپ جتنی بھی غیرت نہیں رکھتے۔ کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد کی ترغیب دے رہے ہیں۔ جس مذہب کے بنیادی عقائد میں اصحاب پیغمبر کو گالی دینا عبادت ہو اُسے مسلمان جاننا یا ان کے ساتھ اتحاد کرنا بے غیرتی اور بے حیائی کی انتہا ہے یا نہیں"؟ **مزید براں** ۔ تصویر کا دوسرا رخ یہ بھی ہے۔ کہ جب "سپاہ صحابہ" کے موقف کے مطابق شیعہ کے ساتھ اتحاد کے متعلق اسوقت ایک لمحہ کیلئے بھی سوچا نہیں جا سکتا۔ جبتک وہ توبہ نہ کریں تو **اسی موقف**۔ کی بنا پر خود دیابنہ وہابیہ کے ساتھ اہل سنّت وجماعت کا اتحاد کیسے ہو سکتا ہے۔ اور انہیں مسلمین و اہل سنت وجماعت میں کسطرح شامل کیا جا سکتا ہے۔ جبتک کہ دیوبندی وہابی فرقہ اپنی بدعقیدگی و توہین رسالت اور گستاخانہ عبارات سے توبہ نہ کرے۔

زیادہ نہیں:۔ تو کم از کم سپاہ صحابہ کو اپنے ممدوح و پیشوا۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ کتاب "تقویۃ الایمان" و "صراط مستقیم" کی درج ذیل گستاخانہ عبارات پر ہی غور کرنا چاہیئے۔ اور ان گستاخانہ عبارات پر اظہار مذمت کے علاوہ گستاخانہ شیعہ لٹریچر کی ضبطی کے مطالبہ کے ساتھ ساتھ "تقویۃ الایمان و صراط مستقیم" جیسی گستاخانہ دیوبندی وہابی کتب کی ضبطی کا بھی مطالبہ کرنا چاہیئے ورنہ سپاہ صحابہ کی منافقانہ پالیسی کے پیش نظر یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ ناموس رسالت و شانِ مصطفوی کے تحفظ کی بجائے سپاہ صحابہ کا محض ناموس صحابہ کے تحفظ کا پراپیگنڈا۔ اخلاص کی بجائے خودغرضی و مفادپرستی پر مبنی ہے۔

اور اس سے صرف سیاسی راہ ہموار کرنا مقصود ہے۔

بہرحال۔ بعض گستاخانہ عبارات قابلِ توجہ ہیں ● خدا تعالےٰ مکر بھی کرتا ہے۔ لکھا ہے۔ "اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے"۔ (تقویتہ الایمان ص۵۵) ● "اللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص و عیب اس کے لئے ممکن ہے"۔ (یک روزہ ص۱۷ ملخصاً) ● "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو۔ جب چاہیے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے"۔ (تقویتہ ص۲۳) گویا اللہ کا علم قدیم و لازم نہیں۔ چاہے تو دریافت کرلے چاہے تو بے علم رہے اور اس کے لئے غیب غیب ہی رہے۔ والعیاذ باللہ۔ یہ ہیں ان لوگوں کے نعرۂ توحید کے کرشمے۔ اللہ کے علم قدیم کا انکار اور زمان و مکان و جھوٹ و مکر کا اثبات ● "رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں خیال بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی مرتبہ زیادہ بُرا ہے"۔ (صراط مستقیم فارسی ص۹۵ اردو ص۲۰۱ ملخصاً) ● "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔ (تقویتہ الایمان ص۱۵) ● "انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ (نبی۔ ولی) ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"۔ (تقویتہ ص۴۷) ● "بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور ناداں ... ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا محض بے انصافی ہے۔ کہ ایسے بڑے شخص (خدا) کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے"۔ (تقویتہ ص۲۹-۳۴) کیا دیوبندی وہابی مذہب کے سوا اللہ کو شخص اور انبیاء اولیاء کو بے خبر۔ ناداں ناکارے کہنے کا کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟ ● "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے۔ کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے"۔ (تقویتہ ص۳۶) مرزائیوں نے ایک کو کھڑا کیا۔ وہابیوں کے ہاں کروڑوں کا امکان ہے ● "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" (تقویتہ ص۴۹) ● "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"۔ (تقویتہ ص۱۷) ● "جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں زمیندار۔ ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار (بے اختیار) ہے"۔ (تقویتہ ص۸۷) ● "کسی بزرگ (نبی ولی) کی شان میں زبان سنبھال کر بولو۔ اور جو بشر کی سی تعریف ہو۔ وہی کرو اس میں بھی اختصار ہی کرو"۔ (تقویتہ ص۸۷) ● حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کی طرف سے لکھا۔ کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔ (تقویتہ ص۵۷) دیوبندی وہابی مذہب کے علاوہ کوئی مسلمان آپ پر جھوٹا بہتان باندھنے اور آپ کو مردہ و "مٹی میں ملنے والا" کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ **ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر** ● "سب انبیاء اور اولیاء اُس (اللہ) کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں"۔ (تقویتہ الایمان ص۶۸ مطبوعہ دہلی۔

کیا۔ مذکورہ خرافات میں توہین و تحقیر کی کوئی کسر باقی رہنے دی ہے؟

مزید تفصیل۔ و دیوبندی وہابی گستاخانہ عقائد کو جاننے کیلئے۔ مکتبہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ سے اشتہارات۔

- ● علماء دیوبند کے لرزہ خیز عقائد و مسائل کا بیان
- ● قاویان تھانہ بھون میں
- ● سردار "اہلحدیث" کے خلاف فیصلہ مکہ کا بیان
- ● اور وہابیت کا پوسٹمارٹم وغیرہ طلب فرمائیں۔ ہدیہ فی اشتہار ۲ روپے

سپاہ صحابہ۔ و اس کے ماہنامہ ترجمان کو شان الوہیت اور ناموس رسالت و تعظیم شان نبوت کو سامنے رکھ کر مذکورہ خرافات و اپنے مکتب فکر کی دوسری گستاخانہ کتب کا بھی بنظر انصاف جائزہ لینا چاہیئے۔ اور گستاخانہ شیعہ لٹریچر کے بالمقابل گستاخانہ دیوبندی وہابی لٹریچر کو بھی ترازو میں تولنا چاہیئے۔ کہ گستاخ و بے ادب ہونے کے لحاظ سے دونوں میں وجہ فرق کیا ہے؟ بلکہ شان الوہیت و شان رسالت کی توہین و تنقیص پر مشتمل ہونے کے باعث کیا دیوبندی وہابی لٹریچر شیعہ لٹریچر کی بہ نسبت کہیں زیادہ گستاخی و دلآزاری پر مشتمل نہیں؟ اور اگر ہے اور یقیناً ہے۔ تو پھر گستاخانہ شیعہ کتب کی ضبطی کے مطالبہ کے ساتھ دیوبندی لٹریچر کی ضبطی کا مطالبہ کیوں نہیں ہوتا۔ اور اس سے توبہ کا اعلان کیوں نہیں کیا جاتا۔

"سپاہ صحابہ" ختم قل اور یوم شہادت

علماء دیوبند کی تنظیم سپاہ صحابہ کے راہنما "مولانا مختار سیال کی رسم قل جامعہ مسجد جھنگ میں ادا کی گئی۔ مولانا اعظم طارق ایم این اے نے خطاب کیا۔" (روزنامہ پاکستان۔ نوائے وقت لاہور ۱۹ جون ۱۹۹۲ء)

● "سلیم فوجی کی رسم قل مقامی مسجد جھنگ میں ادا کی گئی۔ مولانا اعظم طارق سمیت لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔" (نوائے وقت لاہور ۱۸ جون)

● جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد اجمل خان (دیوبندی نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ "خلفاء راشدین کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ جون ۱۹۹۲ء)

● سپاہ صحابہ کے سربراہ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے اعلان کیا ہے کہ یکم محرم کو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت منایا جائے گا۔ اور جلوس بھی نکالے جائیں گے۔ (نوائے وقت لاہور ۲۲ جون ۹۲ء)

ختم قل:۔ ایام خلفاء راشدین و یوم فاروق اعظم منانے اور جلوس نکالنے کے بعد یوم میلاد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) منانے جلوس مبارک نکالنے اور یوم عرس و ختم چہلم و گیارہویں شریف منانے میں اب کونسی رکاوٹ باقی ہے۔ **اور**۔ مسلک اعلحضرت فاضلِ بریلوی کی حقانیت و صداقت میں اب کیا شبہ ہے۔ **علمائے دیوبند** اس بات کا معقول و مدلل جواب دیں۔ فرقہ پرستی و اکابر پرستی نہ کریں۔ اور دونوں طرف کے عوام کو دھوکہ نہ دیں۔

رسالہ "حق چاریار" نے انکشاف کیا ہے۔ کہ "مشہور خارجی (یزیدی) عظیم الدین کی کتاب "حیات سیدنا یزید" میں مولوی **عبداللہ** (دیوبندی) خطیب مسجد اسلام آباد کا تائیدی خط چھپا ہے۔ اسمیں مولوی عبداللہ نے اپنا اور **مولوی غلام خاں** کا یزیدی ہونا اور تقیہ کرنا بدیں الفاظ لکھا ہے کہ "شیخ القرآن (غلام خان) بھی حضرت امیر یزید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو ہمارا ہے۔ لیکن وہ بھی میری طرح برملا اظہار بوجوہ نہیں کرتے۔" (رسالہ "حق چاریار" اگست ۱۹۹۲ء ص۲۷)

"سپاہ صحابہ" کی قلعی کھل گئی

سپاہ صحابہ کے گستاخانہ ظالمانہ کردار کے سلسلہ کی ایک اور خبر ملاحظہ فرمائیں۔ اور سنی بریلوی حضرات ان لوگوں سے ہوشیار و خبردار رہیں۔ "**جھنگ** (نامہ نگار) انجمن طلباء اسلام کے صوبائی جوائنٹ سیکرٹری فہیم اختر حقانی نے سپاہ صحابہ کے انجمن طلباء اسلام ڈیرہ غازیخاں کے ضلعی ناظم قاضی ذوالفقار حسین پر قاتلانہ حملہ کے واقعہ پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ **سپاہ صحابہ**:۔ کی قلعی کھل چکی ہے ● ایک طرف تو اتحادِ اہلسنّت کی بات کی جاتی ہے اور دوسری طرف ہمارے کارکنان کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے ضیاء الرحمٰن فاروقی سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ سے کہا ہے کہ اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔" (نوائے وقت ۲۳ نومبر ۹۲ء)

مظلوم والد کی فریاد:۔ "میرے نوجوان بیٹے پر سپاہ صحابہ والوں نے قاتلانہ حملہ کر دیا۔ ۳۰ ستمبر کو میرا لڑکا قاضی ذوالفقار حسین جھوک روڈ کوٹ چھٹہ میں طلباء کے اجتماع کے لئے جارہا تھا۔ راستے میں ایک شخص نے چاقو نکال کر میرے لڑکے پر حملہ کر دیا۔ اصغر عرف مچھر (راہنما سپاہ صحابہ) نے ٹانگوں سے پکڑ کر نیچے گرا دیا۔ اور وہاں پر مکوں اور لاتوں سے مارنا شروع کر دیا۔ اس دوران میرا لڑکا بے ہوش ہوگیا۔ ہوش آنے کے بعد سپاہ صحابہ کے غنڈوں نے اس پر دوبارہ حملہ شروع کر دیا اور زور سے پیٹتے رہے کہ دوبارہ بریلویوں کا ساتھ دو گے؟ اس نے کہا کہ تم مجھے چاہے قتل کر دو لیکن میں بریلوی ہوں اور رہوں گا۔ جب میرا لڑکا اُن کے چنگل سے نکل کر سڑک پر آگیا تو ظالموں نے وہاں بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ میرا لڑکا سینکڑوں لوگوں کے سامنے خون میں لت پت ہو کر گر پڑا اور "سپاہ صحابہ" کے "شریف" غنڈے ہاتھوں میں چاقو لہراتے ہوئے بھاگ گئے۔ وہاں سے اٹھا کر لوگ ہسپتال لے گئے۔ وہ تین دن تک بے ہوش رہا۔ ڈاکٹروں اور پولیس نے مجرموں کے ساتھ مل کر کوئی کاروائی نہیں کی۔ حکومت کو تحقیق کا تقاضہ پورا کرنا چاہیئے۔ (قاضی عبدالمجید کوٹ چھٹہ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں)

ضلع رحیم یار خاں:۔ موضع قیصر چوہان مدرسہ عربیہ اویسیہ نظامیہ اڈہ فتح پور پنجابیاں کے مہتمم اور جامع مسجد نورانی کے خطیب علامہ قاری مولانا صدیق صاحب اویسی پر رحیم یار خاں کی مشہور مارکیٹ بانو بازار میں ۹ر دسمبر کو ساڑھے تین بجے سہ پہر سپاہ صحابہ کے چار مسلح افراد نے للکار کر کہا کہ آج تمہیں عظمتِ رسول کا پاسبان بننے اور المدد یا رسول اللہ کے نعرے لگوانے کا مزہ چکھاتے ہیں ● یہ کہہ کر انہوں نے مولانا کو گریبان سے پکڑ کر اپنے دفتر میں لے جانے کی کوشش کی۔ لیکن مولانا نے اپنی ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی کوشش ناکام بنا دی ● پھر انہوں نے مولانا موصوف کو مارنا شروع کیا۔ اور اینٹوں سے زخمی کر دیا۔ اور پستول نکال کر بازار والوں کو دھمکی دی۔ کہ جس نے آگے آنے کی کوشش کی اُس کو اڑا دیں گے ● پھر اس غنڈہ گردی کے بعد اپنے دفتر میں چلے گئے۔ اس واقعہ کے بعد اہلسنّت میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور اس غنڈہ گردی کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا۔ (صوفی محمود حسن اویسی رحیمیار خاں)

(رپورٹ سیکرٹری سپاہِ مصطفےٰ)

ڈیرہ غازیخاں:۔ کے علاقہ گدائی میں ۲۴ سال سے اہلسنّت و جماعت بریلوی مکتب فکر کی **محمدی مسجد** جو کہ "انجمن سپاہ مصطفےٰ" کے زیر اہتمام تھی۔ ۳ر جون ۹۴ء کو نماز جمعہ کے وقت اسلحہ سے مسلح ہو کر "سپاہ صحابہ" کے عہدیداروں اور کارکنوں نے مسجد پر حملہ کر دیا۔ جس سے کئی نمازی زخمی ہو گئے ● ضلعی انتظامیہ فوری طور پر موقعہ پر پہنچی اور حملہ آور "سپاہ صحابہ" کے مجرموں کے ساتھ امن پسند "سپاہ مصطفےٰ" اہلسنّت کے سات افراد کو بھی گرفتار کر لیا۔ اور مسجد کو سیل کر دیا ● یہ واقعہ لمحہ فکریہ ہے اُن بریلوی اہلسنّت کے لئے جو سپاہ صحابہ کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ سنیو۔ اس دہشت گرد ٹولے "سپاہ صحابہ" کی منافقانہ روش سے خبردار رہو۔ جو بوقت ضرورت سنیوں کو ساتھ ملانے اور اپنے زیر قیادت رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب اپنا کچھ غلبہ دیکھیں تو سنیوں کے ساتھ دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اُف توبہ

قرآن پاک جلانے کے ملزموں پر فردِ جرم عائد

چنیوٹ۔ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ گڑھا چنیوٹ میں قرآن پاک جلانے کے الزام میں گرفتار ملزموں صدر سپاہ صحابہ چنیوٹ ملک خلیل احمد پیش امام جامع مسجد صدیق اکبر مولوی محمد اکرم بلال اور غلام محمد کو ایس ایچ او سٹی نے گزشتہ روز انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں پیش کیا۔ عدالت کے جج جسٹس فخر الدین نے استغاثہ کی سماعت کے بعد پانچوں ملزموں پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔ (نوائے وقت لاہور ۲۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۹۲ء)

لرزہ خیز بیان:۔ لاہور (نمائندہ جنگ) ● وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ ... یہ واقعہ درست ہے جامع مسجد صدیق اکبر جس کو گڑھا مسجد چنیوٹ کہتے ہیں۔ اس میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات ہوئے ● ۱۵ر جولائی کو نماز ظہر کے بعد مسجد سے ملحق کمرے میں دھواں اٹھتا دیکھا گیا۔ معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے نسخوں کو آگ لگائی گئی ہے۔ ابتدائی تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ محمد بلال (جو کہ بنیدو خادم مسجد کا بیٹا ہے) نے ان واقعات کو خود تسلیم کر لیا۔ اس نے کہا یہ اس لئے کیا گیا۔ کہ چنیوٹ میں بھی جھنگ جیسے حالات پیدا کئے جائیں۔ اُس نے مولوی محمد اکرم غلام محمد۔ شفیع۔ عبد العزیز اور ماسٹر خلیل صدر **سپاہ صحابہ** چنیوٹ کے نام بتائے۔ اس نے کہا اُن افراد کے کہنے پر میں نے ایسا کیا۔

وزیرِ اعلیٰ ۔ نے بتایا کہ پولیس نے محمد بلال کو ۵ر ستمبر کو گرفتار کیا اس کی عمر ۱۴ر سال ہے۔ وہ دیوبندی مسلک کا ہے اس کی رپورٹ پر مولوی محمد اکرم اور غلام محمد کو بھی گرفتار کیا گیا اور انہوں نے اپنا جرم تسلیم کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بلال کو قرآن پاک کو آگ لگانے کے لئے بھیجتے رہے تاکہ چنیوٹ میں جھنگ جیسی صورت حال پیدا کی جائے"۔ (جنگ پنڈی ۱۱ ستمبر)

فیصل آباد:۔ قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کے سانحہ میں ملوث محلہ فاروق آباد کی مسجد کے خطیب کے باڈی گارڈ محمد امین عرف بھولا کو پولیس نے گرفتار کر کے اس کا جسمانی ریمانڈ لے کر تفتیش کا دائرہ وسیع کر دیا۔ ملزم نے ابتدائی تفتیش کے دوران انکشاف کیا ہے کہ شیطانی حرکت ملا حبیب الرحمٰن اس کے بھائی اور اس مسجد کے خادم نے کی تھی۔ مسجد کا دروازہ بند کر کے مجھے پہرہ پر مقرر کیا گیا۔ (نوائے وقت ۷ر ستمبر ۹۲ء)

مولوی ضیاء القاسمی جواب دیں۔ "یہ سپاہ صحابہ" کی کامیابی ہے یا ناکامی

جیساکہ پہلے تفصیل سے بیان ہوا کہ سنّی وہابی اور دیوبندی بریلوی اختلافات میں دن مقرر کرنا۔ بزرگوں کی سالانہ یاد منانا۔ عرس و گیارہویں وغیرہ کا اہتمام کرنا نہ کرنا بھی بہت اہم مسائل میں سے ہے ● اور دیوبندی وہابی مکتب فکر میں مذکورہ معمولات بلکہ "یوم میلاد النبیؐ" تک منانا اور محفل میلاد کرنا سخت بدعت و ناجائز اور شدید گمراہی کا باعث ہے۔ ● اس سلسلہ میں دیوبندی کتب "فتاویٰ رشیدیہ" "البراہین القاطعہ علی کراہتہ المروجہ من المولود والفاتحہ" مولوی سرفراز گکھڑوی کی کتاب "راہ سنّت" اور خود مولوی ضیاء القاسمی دیوبندی کا رسالہ "تیجہ شریف" کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے ● بلکہ "یوم میلاد النبیؐ" کے متعلق تو یہانتک بغض و خبث کا گستاخانہ مظاہرہ کیا گیا۔ کہ "یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال کرتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا... بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہوئے۔ وہ تاریخ معین پر کرتے ہیں۔ ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں۔ جب چاہیں۔ یہ خرافات فرضی بناتے ہیں"۔

(براہین قاطعہ ص ۱۴۸ مصدقہ رشید احمد گنگوہی)

لیکن:۔ اب دیوبندی علماء کی تنظیم "سپاہ صحابہ" نے اپنی دین فروشی و سیاسی مفادات کے حصول اور سستی شہرت کیلئے نہایت ابن الوقتی و تقیہ بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ نہ صرف "ایام خلفاء راشدینؓ" منانے کا حکومت سے مطالبہ شروع کر رکھا ہے۔ بلکہ عملاً "ایام خلفائے راشدینؓ" منانا اور ایام شہادت و وفات پر جلوس نکالنا بھی معمول بنا لیا ہے ● یہانتک کہ گذشتہ دنوں۔ "سپاہ صحابہ" نے اعلان کیا۔ کہ ہم یکم محرم کو یوم عمر فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) پر جلوس نکالیں گے۔ اور اگر ہمیں اس سے روکا گیا۔ تو ہم ۱۰ محرم کو اہل تشیع کے ماتمی جلوس بھی نہیں نکلنے دیں گے۔ مگر عین موقع پر "سپاہ صحابہ" کے لیڈروں اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے مابین یہ سودا یا سمجھوتہ طے پایا۔ کہ "سپاہ صحابہ" والے یکم محرم کو جلوس نہیں نکالیں گے اور یکم محرم کو پنجاب میں آئندہ سرکاری تعطیل ہو گی۔

چنانچہ:۔ یکم محرم کو "یوم فاروق اعظم" منانے کے اس اعلان و تعطیل کی منظوری پر چیئرمین "سپاہ صحابہ" مولوی ضیاء القاسمی (فیصل آبادی) نے کہا ہے ● کہ "یہ اعلان سپاہ صحابہ کی بڑی کامیابی ہے" (نوائے وقت لاہور ۱۹ر جون ۱۹۹۴ء) حالانکہ یہ محض بیوقوف بننے اور نادانوں کو بیوقوف بنانے والی بات ہے ● اسلئے کہ جب دن مقرر کرنا اور سالانہ یوم وفات و عرس و "یوم میلاد النبیؐ" تک دیوبندی مذہب میں محض بدعت و گمراہی طے پا چکا ہے ● تو پھر اپنے اکابر کو جھٹلانا دیوبندی مذہب کا خون کرنا اپنے "آباؤ اجداد" کے دین کو بیچنا اور اپنے یکم محرم کے جلوس بند کرنے اور ماتمی جلوسوں کے تحفظ کے لئے انتظامیہ سے تعاون کرنے کی شرط پر یکم محرم کی تعطیل کی منظوری حاصل کرنا کسی بھی عالم و عاقل کے نزدیک کامیابی نہیں بلکہ یہ سراسر ناکامی ہے ● اور بدعت و گمراہی کو کامیابی قرار دینا "عقل و ایمان" کا دیوالیہ ہے۔ **ہاں** ۔ اگر یہ کامیابی ہے۔ تو مسلک اعلیحضرت فاضل بریلوی اور سنّیوں بریلویوں کی فتح و کامیابی ہے جن کے اصولوں کی بنیاد پر دیوبندی سپاہ صحابہ نے یوم فاروق اعظم اور ایام خلفاء راشدین منانے کا مطالبہ کیا۔ اور اپنے دیوبندی مذہب کی پسپائی و شکست اور سنّی بریلوی مسلک کی فتح و کامیابی کا اعتراف کیا۔ اور اپنے مذہب کے ایک ستون "مولانا" سرفراز گکھڑوی اور قاضی مظہر حسین چکوالی کے احتجاج و نصیحت کو بھی ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا فیاللعجب۔

یوم عید:۔ "سپاہ صحابہ" کے مرکزی صدر شیخ حاکم علی نے یکم محرم الحرام کو "یوم فاروق اعظم" کی سرکاری تعطیل پر کہا ہے۔ کہ آج کا دن عید کا دن ہے" (نوائے وقت ۱۷-۶-۹۴)

"فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو" (القرآن پ۱ رکوع ۲)

"سپاہ صحابہ" کی ایک اور قلابازی۔ (یوم خلفاء راشدین کے بعد یوم امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم)

"سپاہ صحابہ": ۔ کے نائب سربراہ مولانا محمد اعظم طارق اور شیخ محمد اشفاق نے "جامع مسجد حق نواز شہید" **جھنگ** میں سیدنا امیر معاویہ کی یاد میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کیا۔ جسمیں مرکزی آفس سیکرٹری جاوید اقبال طاہر نے کہا۔ کہ ۲۲ رجب حضرت امیر معاویہ کی وفات کا دن ہے۔ سپاہ صحابہ کے اراکین ان کے یوم وفات پر ملک بھر میں تقاریب منعقد کریں"۔ **جبکہ:** ۔ "سپاہ صحابہ" کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمٰن **فاروقی** نے پھلروان میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے" حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ **پہلے** اصحاب رسول کے خلاف شائع ہونے والی کتب کو ضبط کرے اور مصنفین کو قرار واقعی سزا دے"۔ (نوائے وقت ۱۴ر دسمبر)

"سپاہ صحابہ": ۔ کے دیوبندی علماء نامعلوم خوف خدا، شرم نبی اور فکر آخرت سے اتنے لاپرواہ کیوں ہو گئے ہیں۔ کہ ● انہوں نے نہایت تسلسل کے ساتھ کذب بیانی دورخی اور مخلوق خدا کو دھوکہ دہی کی دوغلہ پالیسی اپنا رکھی ہے۔ **جبکہ:** ۔ دیگر اکابر و مشاہیر دیوبندی وہابی علمائے بالخصوص غیر مقلدین وہابی علماء نے بڑی ہٹ دھرمی کے ساتھ سپاہ صحابہ کی اس تقیہ بازی و دوغلہ پن پر انہیں صاف طور پر بدعتی اور گمراہ قرار دینے اور اس روش پر مؤثر طور پر بازپرس کرنے کی بجائے نامعلوم مصلحت کی بنا پر "سپاہ صحابہ" کی منافقت و تقیہ بازی میں مشارکت اختیار کر رکھی ہے، **ورنہ:** ۔ کوئی با اصول اہل علم و انصاف بتلائے۔ کہ دیوبندی وہابی مسلک کی پیروکار "سپاہ صحابہ" کا یوم امیر معاویہ منانا اور یوم خلفاء راشدین منانے کے مطالبہ کے علاوہ خود بڑے اہتمام کے ساتھ خلفاء راشدین (رضی اللہ عنہم) کے ایام منانا اور اجلاس و محافل کے علاوہ ان حضرات کے یوم وصال و یوم شہادت پر **جلوس** نکالنے کی نجد و دیوبند کے مسلک کے ساتھ کیا مناسبت ہے؟

الحمد للہ: ۔ ہم تو "سپاہ صحابہ" کے مذکورہ معمولات کے نہ مخالف ہیں۔ نہ ہمیں اس سے کوئی الجھن و پریشانی ہے۔ کیونکہ ان کا یوم منانا جلسے کرنا، جلوس نکالنا جہاں **سنی بریلوی مسلک** کی فتح و کامیابی ہے۔ وہاں "سپاہ صحابہ" کے مذکورہ معمولات دیوبندی وہابی مذہب کی موت اور ان کی صریح ذلت و شکست ہے۔ **مگر** دیوبندی وہابی علماء بالخصوص مولوی **ضیاء القاسمی** کو یہ ضرور بتانا چاہیئے۔ کہ اگر سپاہ صحابہ کے یہ معمولات جائز اور صحیح ہیں۔ تو پھر یوم غوث اعظم و گیارہویں شریف منانے "گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا" اولیاء کرام کے ایام و اعراس منانے اور سب سے بڑھ کر یوم میلاد مصطفےٰ منانے محافل میلاد کے انعقاد و جلوس میلاد شریف کا اہتمام کرنے پر دیوبندی وہابی علماء آسمان سر پر کیوں اٹھا لیتے ہیں۔ اور مذکورہ اہل سنت کے معمولات مبارکہ کے خلاف واہی تباہی لکھنے کیلئے شرک و بدعت کی پٹاری کیوں کھول لیتے ہیں۔ **اگر:** ۔ دیوبندی وہابی مذہب خودساختہ باطل مذہب نہیں تو پھر دیوبندی وہابی علماء کو یہ **معمہ** ضرور اور جلد حل کرنا چاہیئے۔ کہ یوم خلفاء راشدین و یوم امیر معاویہ کے جواز اور میلاد و عرس و گیارہویں اور تیجہ دسواں و چہلم شریف کا دن مقرر کرنے اور ختم شریف کی ممانعت کی کونسی نص صریح و ضابطہ شرعی ہے؟ اور سپاہ صحابہ کے معمولات کے جواز و سنی بریلوی کے معمولات کے عدم جواز میں وجہ فرق کیا ہے؟ **مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی** ۔ کا مطالبہ قابل تائید ہے۔ کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم کے خلاف شائع ہونے والی کتب کو ضبط کیا جائے۔ مگر اس کے ساتھ یہ مطالبہ بھی ضروری ہے۔ کہ شان الوہیت و شان رسالت کے خلاف شائع ہونے والی کتب تقویۃ الایمان حفظ الایمان۔ براہین قاطعہ و تحذیر الناس

جیسی کتب کو بھی ضبط کیا جائے۔ اور ان کی طباعت و اشاعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ کیونکہ مذکورہ کتب شان الوہیت و شان رسالت کے خلاف شدید توہین آمیز کفریہ عبارات پر مشتمل ہیں۔ اور شان الوہیت و شان رسالت کا مسئلہ بہر حال شانِ صحابہ سے بھی بہت بڑھ کر ہے۔ **اور سنیئے:۔** ۲۵ دسمبر کے روزنامہ جنگ لاہور میں ننگے منہ ننگے سر "عابدہ حسین" ولغمہ گانے والی ایکٹرسوں کی تصویر کے ساتھ دیوبندی مکتب فکر کے حافظ حسین احمد اور جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور احمد کی تصویر بھی شائع ہوئی ہے ● جس کے نیچے لکھا ہے۔ "الحمرا سنٹر لاہور میں قائداعظم کے "یومِ پیدائش" کے موقع پر "مقررین" خطاب کر رہے ہیں"۔ قیام پاکستان کے موقع پر حافظ حسین احمد اور قاضی حسین احمد کے پیشوا مولوی "حسین احمد مدنی" اور پروفیسر غفور احمد کے پیشوا مولوی مودودی نے قیام پاکستان و قائداعظم کے خلاف جو کچھ کہا تھا۔ وہ تاریخ پاکستان کے کسی طالب علم پر پوشیدہ نہیں ● لیکن آج سیاسی مفادات کے تحت اُنہیں قائداعظم کا "یوم پیدائش" منایا جا رہا ہے۔ جبکہ مودودی و دیوبندی وہابی مکتب فکر کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم پیدائش و میلاد مصطفٰے منانا بھی بدعت و ناجائز ہے ● اس صورت حال سے مودودی و دیوبندی وہابی مذہب کی دورخی ابن الوقتی تقیہ بازی و شان رسالت سے عداوت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہاں یہ امر بھی **قابل ذکر:۔** ہے کہ میلاد و عرس و گیارہویں کو بدعت و ناجائز قرار دینے والوں کو فوٹو بازی بے پردہ خواتین کے مخلوط پروگرام و عورت کی آواز و خطاب و نغمہ گانے میں کوئی بدعت و معصیت نظر نہیں آتی ان کی ساری فتویٰ بازی صرف محبوبان خدا کی یاد منانے کے خلاف وقف ہے۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کی اسی ذہنیت کا کیا خوب رد فرمایا ہے

ؔ وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپِ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

دہشت گردی پر گھر کی شہادت

سپاہ صحابہ پنجاب کے سابق صدر مولانا نواز بلوچ نے کہا ہے۔ کہ ● "سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ ملکی و غیر ملکی ایجنسیوں کے ہاتھ کھلونا بنے ہوئے ہیں اور انہوں نے مولانا جھنگوی شہید کے مشن کو پس پشت ڈالتے ہوئے کارکنوں کو تشدد کے راستے پر لگایا تنظیم میں ڈنڈے سوٹے کو متعارف کرواتے ہوئے دہشت گردی کو فروغ دیا ● سپاہ صحابہ کے مرکزی صدر شیخ حاکم علی ایم پی اے کی ذاتی گاڑی میں ہیروئن سمگل کی جاتی رہی اور اس کام کی نگرانی ان کا برادر نسبتی کرتا رہا ہے ● مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اندرونِ ملک اور باہر سے آنے والے فنڈز ہڑپ کر رہے ہیں۔ جبکہ انہوں نے سپاہ صحابہ کو ملک دشمن قوتوں کے ہاتھوں بیچنے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں انہوں نے بھارتی ایجنسی "را" سے بھی رابطہ کیا اور ان کا دیگر کئی ایجنسیوں سے بھی رابطہ ہے" ● روزنامہ پاکستان کو ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "جب بھی مولانا فاروقی سے تنظیم کا حساب مانگا گیا۔ انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا۔ جبکہ لاہور میں ہونے والے شوریٰ کے اجلاس میں شوریٰ کے ستر ارکان کی موجودگی میں یوسف مجاہد نے فاروقی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ سات سال سے صدقہ اور خیرات کی رقم کھا کر تمہارا ضمیر مردہ ہو چکا ہے۔ تم بد دیانت شخص ہو" جبکہ فیصل آباد کے اجلاس میں مولانا ضیاء القاسمی نے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "تمہارے پیٹ میں یتیموں اور بیواؤں کا پیسہ آگ کی شکل میں موجود ہے" ● مولانا نواز بلوچ نے کہا کہ مولانا فاروقی نے گزشتہ سال حکومت کی تشکیل کے وقت میاں منظور وٹو کو مرزائی قرار دیا۔ اور بعد ازاں دو ارکان صوبائی اسمبلی وٹو کے آگے "بیچ" دیئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب سپاہ صحابہ کے رہنما مولانا اعظم طارق کے سلسلے میں بات چیت کیلئے وزیر داخلہ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ پہلے مولانا فاروقی کا کیا ہوا وعدہ پورا کرو جس کے مطابق انہوں نے اعظم طارق کو گرفتار کروانے کا وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا مولانا فاروقی نے مجھے بھی خان فلور ملز میں حصہ کا لالچ دیکر خریدنے کی کوشش کی لیکن میں نے انکار کر دیا۔ (پاکستان لاہور۔ ۲۴-۴-۹۵ء)

"قاضی مظہر حسین" دیوبندی کا معلوماتی تجزیہ

"سپاہ صحابہ" کی پسپائی

("آغاز طوفان سے ہوا اور انجام جھاگ پر")

"**سپاہ صحابہ** کے قائدین نے ہماری مخلصانہ معروضات کو نظر انداز کر دیا اور جذبات کی رو میں بہہ کر ہر جلسہ، ہر اسٹیج اور ہر جلوس میں کافر کافر، شیعہ کافر کے نعروں کی گونج پیدا کی گئی۔ دیواروں اور چوراہوں پر بھی کافر کافر، شیعہ کافر کے نعرے لکھے گئے اور لعنت بر خمینی بے شمار کا ورد بھی شروع کر دیا گیا • جن کے ردعمل میں شیعوں نے بھی اودھم مچایا۔ اس کشمکش اور ٹکراؤ کے نتیجہ میں جانبین میں سے کتنے قتل ہوئے، کتنے زخمی ہوئے۔ حتیٰ کہ پاکستان میں سنّی شیعہ ٹکراؤ زور پکڑ گیا۔ **(بالآخر)**۔ گورنر پنجاب چودھری الطاف حسین نے ان فرقہ وارانہ جنگجو گروہوں پر جب مضبوط ہاتھ ڈالا اور دونوں طرف کے بڑے بڑے **بڑھک مار لیڈروں** کو گرفتار کر لیا تو اس کے بعد ان کی سوچ میں تبدیلی آئی • حتیٰ کہ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے سنی شیعہ قضیہ کے حل کرنے کے لئے قاضی حسین احمد کو ثالث تسلیم کر لیا اور یوں مودودی سربراہ کو لیڈری چمکانے کا موقعہ مل گیا۔ وہ ایران گئے۔ خامنائی سے ملاقات کی۔ پھر منصورہ میں تحریک جعفریہ کے سربراہ مولوی ساجد علی نقوی کی قاضی حسین احمد سے ملاقات ہوئی • مودودی شیعہ گٹھ جوڑ نے مولانا سمیع الحق صاحب سے رابطہ قائم کیا۔ ان کے ذریعہ سپاہ صحابہ کے قائدین کو اس گٹھ جوڑ میں شامل کیا گیا۔ (اور وہ پہلے بھی اس کے لئے تیار بیٹھے تھے) اور یوں پہلی دفعہ تحریک جعفریہ اور سپاہ صحابہ کے اتحاد کی بنیاد رکھی گئی۔ "**رسالہ الحق**" میں قومی و ملی یکجہتی کانفرنس کا جاری کردہ جو متفقہ اعلامیہ شائع ہوا ہے اس کے نمبر ۶ کے تحت لکھا ہے۔ کہ "یہ اجلاس کسی بھی اسلامی فرقہ کو کافر قرار دینے کو غیر اسلامی اور قابلِ نفرت فعل سمجھتا ہے۔ (ص۱) اور اس کو مولانا ضیاء القاسمی صاحب مولانا نواز بلوچ صاحب اور جنرل سیکرٹری سپاہ صحابہ پاکستان جناب یوسف مجاہد صاحب نے تسلیم کر لیا ہے۔ اور مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی سرپرست اعلیٰ انجمن سپاہ صحابہ پاکستان اور نائب سرپرست اعلیٰ مولانا اعظم طارق نے بھی (جو روپوش ہیں) اس ملی یکجہتی کونسل کے فیصلوں کی تائید کر دی

سپاہ صحابہ کا انجام:۔

سپاہ صحابہ کا آغاز طوفان سے ہوا اور انجام جھاگ پر

گویا یہ ایک بلبلہ تھا پانی کا۔ (اے سپاہ صحابہ) جس نعرے کو لے کر آپ میدان میں آئے اور کافر کافر شیعہ کافر کو آپ نے سارے پاکستان میں بطور ایک مخصوص مشن کے پھیلایا تھا اور جھنگوی مرحوم کی کیسٹیں سنا سنا کر سنّی جوانوں کو مشتعل کیا۔ شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا اور اسی کو سپاہ صحابہ کا اصل مقصد قیام ظاہر کیا • جیسا کہ جھنگوی، فاروقی اور اعظم طارق کے سابقہ بیانات سے واضح ہوتا ہے۔ ہر جگہ آپ نے بلا ضرورت شیعوں سے تصادم کی پالیسی اختیار کی۔ سینکڑوں سنّی جوان زخمی ہوئے۔ کتنے قتل اور شہید ہوئے اور کتنے جیلوں میں قید و بند کی زندگی گزار رہے ہیں • لیکن اچانک آپ حضرات نے سنی شیعہ اتحاد کی سیاست اپنائی اور ملی یکجہتی کونسل کے نام سے آپ اور شیعہ ایک ہی دین و ملّت کے کارکن بن گئے۔ اس طرح سے آپ نے شیعوں کو دین و ملت کی سند دے دی اور پہلے ہی اجلاس میں آپ نے تسلیم کر لیا کہ کسی اسلامی فرقہ کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

جن عقائد کی بنیاد۔ پر آپ کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے کو ضروری سمجھتے تھے۔ یعنی عقیدہ امامت، تحریف قرآن، انکار خلافت راشدہ اور کلمہ و اذان کی تبدیلی وغیرہ تو کیا اس ملی کونسل میں شریک شیعہ علماء نے اپنے ان عقائد سے توبہ کر لی ہے۔ ہرگز نہیں

("یوم حق نواز" کی

تاریخی دستاویز)

بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ حدیث پاک

روزنامہ نوائے وقت

لاہور ۔ راولپنڈی ۔ ملتان ۔ کراچی

جمعرات 22 رمضان المبارک 1415ھ' 23 فروری 1995ء مسلسل اشاعت کے 54 سال

حکومت نے مذاکرات کا راستہ چھوڑ کر از خود فسادات کی طرف دھکیلنے کی کوشش کی تو پورے ملک میں کرفیو نافذ کرنا پڑیگا

بانی تحریک سپاہ صحابہ کے یوم شہادت پر جھنگ لاہور اور دوسرے شہروں میں تقریبات' اعظم طارق اور دیگر مقررین کا خطاب

جھنگ (نامہ نگار) سپاہ صحابہ پاکستان کے زیراہتمام گزشتہ روز 22 فروری کو پورے ملک میں مولانا حق نواز جھنگوی شہید کا یوم شہادت انتہائی عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ سپاہ صحابہ جھنگ کے زیراہتمام احرار پارک محلہ حق نواز شہید میں ایک تاریخی کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپاہ صحابہ کے قائم مقام سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق ایم این اے نے کہا کہ 22 فروری کی نسبت کی وجہ سے حضرت جھنگوی شہید کی شہادت کا دن ہے اور 21 رمضان المبارک کی نسبت کی وجہ سے یہی دن حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کی شہادت کا دن ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق نے کہا کہ حضرت علیؓ کی سیاسی زندگی مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے پوری زندگی اسلام کی سربلندی اور کلمہ حق کا اظہار کیا اور اسلام کی خاطر جہاد کرتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ اسی طرح مولانا حق نواز شہید نے شیر خدا کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے دشمنان اسلام کے خلاف اپنی جنگ جاری رکھی۔

۴۴

بلکہ اس ملی یکجہتی کونسل کی کاروائی کو بیان کرتے ہوئے تحریک جعفریہ کے سربراہ ساجد علی نقوی صاحب نے تو واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ شیعہ عقائد صدیوں سے ہیں۔ ان میں نہ تو تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی کو تبدیلی کا حق ہے۔ اب قومی یکجہتی کونسل میں حق کو کامیابی ہوئی ہے۔ (ہفت روزہ رضاکار ۲۴ تا ۳۰ اپریل ۹۵ء)

یہ نام استعمال نہ کریں :۔ حقیقت یہ ہے کہ سپاہ صحابہ کے زعماء نے ایک ایسا خلافِ حق تاریخی فیصلہ کیا ہے۔ کہ اب ان کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ سپاہ صحابہ کے مقدس نام کو استعمال کر سکیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ماہنامہ "حق چاریار" لاہور مئی ۱۹۹۵ء ملخصاً)

مولوی ضیاء القاسمی کا کردار تو بہت ہی گھناؤنا ہے

جس نے نہایت ابن الوقتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے عقیدہ و ضمیر کے بالکل برعکس ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس میں مولانا شاہ احمد نورانی کو "میرے مخدوم میرے قائد اور عظیم الشان انسان" قرار دیا اور پھر بھرے اجلاس میں ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ "ساجد نقوی سے ہماری محبت کا آغاز ہو چکا ہے" (ماہنامہ ندائے اہلسنت لاہور مئی ۱۹۹۵ء ص ۲۰ ملخصاً)

رشتہ کی پیش کش بلکہ ضیاء القاسمی نے غالی شیعہ کو مسلمان قرار دیتے ہوئے رشتہ داری کی بھی پیش کش کی۔ چنانچہ ماہنامہ "حق چاریار" نے سوال کیا ہے کہ "ہمارا سوال مولانا ضیاء القاسمی اور مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی سے یہ ہے کہ جب مرید عباس یزدانی صاحب بلا خوف لومۃ لائم مولانا اعظم طارق کو کافر قرار دے کر ان کو واجب القتل قرار دیتے ہیں تو اس کے باوجود آپ نے یزدانی صاحب کی ملی یکجہتی کونسل کی رکنیت کیوں منظور کی ہے کیا آپ کے نزدیک بھی اعظم طارق اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں اور اگر نہیں تو پھر مولانا اعظم طارق کو کافر قرار دینے والے سپاہ محمد کے سالارِ اعلیٰ یزدانی صاحب سے کیوں محبت کی پینگیں بڑھا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کو شادی کرانے کا بھی وعدہ دے رہے ہیں۔

مقامِ حیرت ہے کہ ملی یکجہتی کونسل میں واشگاف یہ بات کہنے والا کہ میں حضرت ابوبکر کو خلیفہ نہیں مانتا حضرت امیر معاویہ کی صریح توہین کرنے والا اور سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست کو کافر اور واجب القتل قرار دینے والا یزدانی، قاسمی صاحب کی ایک پسندیدہ شخصیت ہیں، اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اور پھر وہ شادی کی پیشکش کرنے والے مولانا ضیاء القاسمی کو بار بار ملاں کے لفظ سے یاد کرتے ہیں اور

طعنہ زنی کے طور پر کہتے ہیں۔ کہ "آج حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک ادنیٰ سپاہی کو حضرت ابوبکر کے پیروکاروں نے رشتہ دینے کا اعلان کر دیا ہے۔" یعنی جس طرح حضرت ابوبکر نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی بیٹی دے دی تھی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر کے پیروکار ضیاء القاسمی صاحب اپنے گھر کا رشتہ دے رہے ہیں۔ ع بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

یزدانی صاحب بار بار شیعہ مسلمان کے الفاظ دہرا رہے ہیں اور مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے ملی کونسل کے اجلاس کے اختتام پر یہاں تک فرما دیا۔ کہ "یہ ملی کونسل ایک بہت بڑا سایہ دار درخت بن کر تمام مسلمانوں کو سایہ بخشے گا۔ علامہ ساجد نقوی سے ہمیں پیار ہو گیا ہے۔ جب بھی ہم اتحاد کی بات کرتے ہیں۔ ان کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ ہوتی ہے۔"

"حق چاریار": نقوی صاحب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کیوں نہ ہو جب کہ آپ نے ان کو ملی کونسل میں شامل کر کے اپنا دینی اور اسلامی بھائی قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ اب بھی ان کا کلمہ اسلام علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفہ بلا فصل پر مشتمل ہے اور ان کی اذان میں بھی حضرت علی المرتضیٰ کے لیے خلیفہ بلا فصل کا اعلان ہو رہا ہے۔ باقی رہا اس ملی کونسل کا سایہ دار درخت بننا تو انہوں نے واضح کر دیا کہ ملی کونسل کے تمام ارکان ایسے کامل مسلمان ہیں کہ تمام مسلمان ان کے اسلامی سایہ میں زندگی گزاریں گے۔ کیا مولانا ضیاء القاسمی کے اس بیان کے بعد بھی ملی کونسل کی تشکیل کے سلسلہ میں یہ عذر لنگ پیش کیا جا سکتا ہے کہ یہ ملی کونسل تو صرف امن قائم کرنے کے لیے بنائی گئی ہے اور اس کا کسی کے مسلم یا غیر مسلم ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب فاروقی کے پاس اس معمہ کا کوئی حل موجود ہے؟"

(قاضی) مظہر حسین غفرلہٗ، ۲۷ صفر ۱۴۱۶ھ — ماہنامہ "حق چاریار" لاہور
اگست ۱۹۹۵ء)

"سودا بازی" کی ایک تاریخی یادداشت (دوسروں کی زبان سے)

مولوی اعظم طارق کی گرفتاری کا پس منظر

"باخبر ذرائع۔ سے معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت اور سپاہ صحابہ کے مابین مولانا اعظم طارق کی جان بخشی کے عوض مشروط معاہدہ طے پا گیا ہے۔ جس کے باعث مولانا اعظم طارق طویل عرصہ روپوش رہنے کے بعد گرفتار ہوئے ہیں ● ذرائع کے مطابق مولانا فضل الرحمن کی وساطت سے سپاہ صحابہ کے رہنما مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے گذشتہ دنوں وزیر اعظم پاکستان بینظیر بھٹو سے ایک انتہائی خفیہ ملاقات کے دوران مولانا اعظم طارق کی رہائی کے سلسلہ میں مشروط استدعا پر مبنی ایک طویل و تفصیلی بات چیت کی ● فاروقی کے لہجہ میں لچک دیکھ کر وزیر اعظم نے اعظم طارق کی جان بخشی کے عوض چار شرائط عائد کیں آئندہ سپاہ صحابہ شیعہ کو کافر نہ کہنے کی پابند ہوگی۔ ناموس صحابہ بل سرد خانے میں رہے گا۔ سپاہ صحابہ کی سیاسی لگام بینظیر کے ہاتھ میں رہے گی۔ سپاہ صحابہ کی پالیسی آئندہ سے مولانا فضل الرحمان مرتب کریں گے۔ مولانا فاروقی اعظم طارق ضیاء القاسمی کے دستخط ہونگے۔ فضل الرحمان اور نصر اللہ خان کو ضامن بنایا گیا ہے۔" (روزنامہ خبریں لاہور۔ ۲۶ جون ۱۹۹۵ء)

"سرکاری مہمان": "لوٹا ہونے میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کرنے والے نواز کھوکھر نے ان دنوں سرحد کے ارکان سے رابطوں اور ہر اس شخص یا رہنما کو حکومت کے سامنے جھکانے کا گویا ٹھیکہ لے رکھا ہے ● بلکہ اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مولانا اعظم طارق ایم این اے کو بھی گرفتاری پیش کرنے تک کے معاملات انہی کی وساطت سے طے ہوئے۔ نواز کھوکھر نے پرل کانٹی نینٹل ہوٹل پشاور میں مولانا اعظم طارق سے ملاقات کی اور ان کے تمام معاملات انہی کے ذریعے طے ہوتے رہے ● مولانا ضیاء القاسمی اور ان کے ساتھی دو روز تک فیڈرل لاج کے دو کمروں میں سرکاری مہمان کی حیثیت سے رہے انہوں نے وزیر اعلیٰ سرحد آفتاب احمد خان شیرپاؤ سے ملاقات کر کے ان سے طے ہونے والے معاملات اور مولانا اعظم طارق کی رہائی کے سلسلے میں بات چیت کی۔ یوں حاجی نواز کھوکھر کو صوبہ سرحد کی سیاست میں دخل اندازی کا پورا پورا موقع مل رہا ہے" (روزنامہ خبریں یکم جولائی ۱۹۹۵ء) ● وزیر اعظم بینظیر بھٹو کی جانب سے گرین سگنل ملنے پر مولانا اعظم طارق کو صوبہ سرحد حکومت کے تعاون سے لاہور لایا گیا جہاں انہوں نے نصف گھنٹے سے زائد وزیر اعظم بینظیر بھٹو سے "کچھ لو اور کچھ دو" کی بنیاد پر گفتگو کی اور رہائی حاصل کی (روزنامہ خبریں ۱ ستمبر ۹۵ء)

یا اللہ
(جل جلالہ)

یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

؎ سُنّی ام من نعرہ تکبیر و رسالت می زنم
دم ز بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ می زنم
قادریم نعرہ یا غوث اعظم می زنم
دم ز شاہ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

کتاب مستطاب

آئینہ نجد و دیوبند

جسمیں دیوبندی وہابی عقائد باطلہ اور ان کے اعتراضات کا مدلّل جواب ہے

از قلم

کاشفِ اسرارِ نجدیت مولانا محمد حسن علی صاحب رضوی (میلسی)

زیرِ اہتمام :۔ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ۔ امیر جماعت رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ
حسبِ فرمائش :۔ مجاہد اہلسنّت مولانا محمد اکرم صاحب رضوی (کامونکی)

مکتبہ رضائے مصطفےٰ ۔ چوک دار السلام گوجرانوالہ

ہدیہ، ۲۵/۵ روپے